ہر مسیحی کے لئے نگہبان کلام

(The Christian's Watch Ward)

''تمہاری نرم مزاجی سب آدمیوں پر ظاہر ہو۔ خداوند قریب ہے۔'' (فلپیوں 5:4)''خداوند قریب ہے'' یہ الفاظ رسول کے لئے انتہائی اہم لگتے ہیں اور ابتدائی مسیحیوں کے لئے تو نگہبان کلام تھے۔ وہ خداوند کی نزدیکی کے الفاظ اپنی زندگیوں کو راہِ راست پر رکھنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ویسے بھی خداوند نزدیک ہے کیونکہ وہ ہر جگہ موجود مسیح خداوند ہے۔ ہمیں اس پر بھروسہ کرنے، توکل کرنے اور ہمیشہ قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی دوسری آمد کے لئے بھی نزدیک ہے۔ اگر پولُس اپنے دور میں سوچتا تھا کہ خداوند نزدیک ہے تو پھر ہمیں کتنا زیادہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ وہ ہمیں اپنے ساتھ لے کر جانے کے لئے جلد آنے والا ہے۔ اسی وجہ سے میں آپ کو تین خاص باتیں سمجھانا چاہتا ہوں۔

(ا) خداوند نزدیک ہے اس لئے دعاگو بن جایئے،

''خبردار! جاگتے اور دعا کرتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا۔'' (مرقس 33:13) خداوند جلد آرہا ہے اس لئے ہمیں ہوشیار رہ کر دعا کرتے رہنا ہے۔ آج کل کے حالات کے پیشِ نظر ہر مسیحی کی سب سے اہم ضرورت زیادہ سے زیادہ دعا کرنا ہے، ایسی دعا جو دل کی گہرائی سے نکلتی ہے، جو خالص، اور جلتی ہوئی دعا ہو اور خدا کے تخت کے پاس پہنچے اور روح القدوس کی روشنی ہمارے دلوں کو جانچتے ہوئے روحوں کو بچانے کا کام کرے۔ ماضی میں خدا نے جن مردوں اور خواتین کو کثرت سے استعمال کیا وہ سب زبردست دعائیہ سُورما تھے۔ جب بھی ان کی سوانح عمری پڑھیں دعائیہ رُوح ہر معاملے میں حاوی نظر آتی ہے۔ یسوع، خدا کا بیٹا ہے اس نے خود دعا کر کے ہمیں نمونہ دیا۔ جب وہ بہت زیادہ خدمت میں مصروف عمل ہوتا اس کے باوجود ہم اناجیل میں بآسانی پڑھ سکتے ہیں کہ وہ دعا کے لئے روزانہ اپنا الگ وقت نکال لیا کرتا تھا۔ ہمارے منجی نے باغ گتسمنی میں اس شدت سے دعا کی کہ اس کا پسینہ خون کی بوندیں بن کر ٹپکنے لگا۔ ہم میں سے زیادہ لوگ خدا کے حضور ایسی بڑی شدت سے دعا نہیں کرتے۔ لیکن ہمیں یہ کبھی بھولنا نہیں چاہیے کہ یسوع خدا کا بیٹا اور قادرِ مطلق ہونے کے باوجود دعا کی شدید ضرورت ظاہر کرتے ہوئے خود بہت زیادہ دعا کر کے نمونہ دیتا ہے۔

کیا بہت سے لوگ جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور خوبیوں کے مالک اور خوب ہنرمند ہونے کے باوجود خدا کی خدمت میں ناکام ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ دعا نہیں کرتے؟ یہ آج کے دور کا بہت بڑا المیہ بن گیا ہے کہ لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ وہ خدا کی خدمت کے طریقہ کار جانتے ہیں اور بس یہی کافی

ہے۔خدا کرے یہ سوچ مسیحیوں میں سے ہمیشہ کے لئے نکل جائے۔خدا کے حضور کوئی خدمت بھی اس وقت تک قابلِ قبول نہیں جب تک وہ دعاؤں کے پروں میں لپٹی ہوئی نہ ہو۔اس لئے ہمیں اپنے بہت سے فالتو کام چھوڑ کر دعائیہ کمرے میں خدا کے حضور جھکنے کی زیادہ ضرورت ہے تاکہ خدا ہر کام میں جواب دے۔ ویسے ہمارے ہاں رواج بن چکا ہے کہ ہم دوستوں، رشتہ داروں سے تو صلاح لیتے ہیں مگر پانچ منٹ بھی خدا کے حضور گزارنا پسند نہیں کرتے۔کیسی بیوقوفی ہے کہ ہم صرف بشر کی صلاح پر زیادہ توجہ دیتے ہیں جبکہ ہمیں سب کچھ جاننے والے علیم وخبیر اور سب سے زیادہ حکمت والے خدا کی صلاح بآسانی میسر ہے، مگر کیسے؟ صرف دعا اور کلام کے وسیلے! خداوند قریب ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ دعا کیجیئے۔چھوٹی سے چھوٹی بات کے لئے دعا کیجیئے۔اور بڑی سے بڑی بات کے لئے دعا کیجیئے؛ ہر اس بات کے لئے دعا کیجیئے جو آپ کی زندگی میں اور آپ کے دوسروں کے ساتھ تعلقات میں اثر انداز ہوتی یا ہوسکتی ہے۔خدا پرستانہ مسیحی زندگی دعا کے بغیر گزارنا ناممکن ہوتا ہے؛ لیکن پھر بھی بہت سے مسیحی دعا کیے بغیر ہی مسیحی زندگی گزارنے میں مصروفِ عمل نظر آتے ہیں!

۲۔ خداوند قریب ہے؛ اس لئے صبر کرنا ضروری ہے۔ ”پس اے بھائیو! خداوند کی آمد تک صبر کرو۔ دیکھو۔ کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔ تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے۔“ (یعقوب 5:7-8) خداوند قریب ہے اس لئے اپنی مسیحی زندگی میں صبر کرنا سیکھیں۔کیونکہ فصل کاٹنے کے لئے بیج بونے سے لے کر کاٹنے کے وقت تک صبر کرنا پڑتا ہے۔ہم جو مسیح کے خادم ہیں ہمیں یاد رکھنا ہے کہ ہم ہمیشہ فصل کاٹتے ہی نہیں بلکہ ہمیں بیج بھی بونا ہوتا ہے۔ایک کسان کی طرح ہمیں فصل کاٹنے کے موسم کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اپنی محنتوں میں ہمیں صبر کرنا ہوگا کیونکہ خداوند قریب ہے۔اور جب وہ آئے گا تو ساری فکر و پریشانی ہوا میں تحلیل ہو جائے گی۔اس لئے خداوند یسوع سے ملاقات کے لئے تیار رہیئے۔ اس لئے، ”کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلے سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔“ (فلپیوں 4:6) اور جب ہم ایسا کرتے ہیں تو پھر ساتھ ہی وعدہ بھی ہے جو پورا ہونا شروع ہوجائے گا کہ ”خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔“ (فلپیوں 4:7)

دکھوں میں صبر کرو۔ کیونکہ خداوند قریب ہے۔ یہ پولس کا ایمان تھا اور اسی کے وسیلے اس نے بہت سی تاریک گھڑیوں کو جھیلا۔ اس نے تھسلنیکے کے مسیحیوں کو یہ بات حوصلہ افزائی کے لئے لکھی کہ، "اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں ان کی بابت تم ناواقف رہو تا کہ اوروں کی مانند جو ناامید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اٹھا تو اسی طرح خدا ان کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلہ سے اسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوئوں سے ہر گز آگے نہ بڑھیں گے۔ کیونکہ خداوند خود آسمان سے للکار اور مقرب فرشتے کی آواز اور خدا کے نرسنگے کے ساتھ اتر آئے گا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔ پھر ہم جوزندہ باقی ہوں گے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تا کہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔ پس تم ان باتوں سے ایک دوسرے کو تسلی دیا کرو۔" (۱۔تھسلنیکیوں 4:13-18)

دکھوں کی گھڑی میں خداوند کی آمد سے بڑھ کر اور کوئی بڑی تسلی نہیں ہوسکتی کیونکہ جس دن مسیح آئے گا اسی گھڑی یسوع میں مرنے والے جی اٹھیں گے اور جو زندہ ہوں گے وہ سب بدل جائیں گے اور آسمان پر سب کی جلالی ملاقات ہوگی۔ ہوسکتا ہے جب آپ یہ پڑھ رہے ہوں تو آپ کے کسی قریبی کا انتقال ہوا ہو آپ نے ان کو آنسو بھری آنکھوں اور سوگوار دلوں کے ساتھ قبر میں اتارا ہو اور آپ کے خاندان دکھی ہوں، لیکن یاد رکھیے کہ خداوند قریب ہے۔ وہ جلد آنے والا ہے اور جب وہ آئے گا اس دن ہم سب اپنے پیاروں کو پھر زندہ اور روبرو دیکھیں گے۔

دوسروں کے ساتھ اختلاف رائے میں بھی صبر کریں۔ یعقوب نے اس بارے لکھا ہے کہ، "اے بھائیوں! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تا کہ تم سزا نہ پائو۔ دیکھو منصف دروازہ پر کھڑا ہے۔ اے بھائیو! جن نبیوں نے خداوند کے نام سے کلام کیا ان کو دکھ اٹھانے اور صبر کرنے کا نمونہ سمجھو۔ دیکھو صبر کرنے والوں کو ہم مبارک کہتے ہیں۔ تم نے ایوب کے صبر کا حال تو سنا ہی ہے اور خداوند کی طرف سے جو اس کا انجام ہوا اسے بھی معلوم کر لیا جس سے

خداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔" (یعقوب5:9-11)اسی طرح پولُس نے ایودیس اور سنتخے کو تنبیہ کی کہ وہ خداوند میں ہم خیال رہیں۔ تو ہم کیوں اختلاف رکھتے ہیں جب کہ خداوند قریب ہے اور اس کی آمد پر سارے اختلافات ختم ہو جائیں گے؟اس لئے ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کی بجائے خداوند کی آمد پر توجہ لگائیں جو سب سے بڑا واقع ہونے والا ہے۔ دوسروں سے انتقام لینے کا ہرگز مت سوچیں۔ دشمنوں کے لئے دعا کریں اور سب سے محبت رکھیں اور سب کچھ خداوند کے ہاتھ میں چھوڑ دیں جب تک کہ خداوند آ نہ جائے۔

۳۔ خداوند قریب ہے اس لئے پاک بنو،انتہائی اہم اور مضبوط بیان جو ہمیں پاک بننے کے لئے فرمایا گیا کیونکہ خداوند جلد آ رہا ہے۔اس لئے، "عزیزو! ہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اس کی مانند ہوں گے کیونکہ اس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے، اور جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے۔" (ا۔یوحنا2:3-3) پولُس نے بھی اسی طرح بیان کیا، "ہمیں تربیت دیتا ہے تاکہ بے دینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیز گاری اور راست بازی اور دین داری کے ساتھ زندگی گزاریں اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں۔ جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دینی سے چھڑالے اور پاک کر کے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔" (ططس12:2-14)

پطرس رسول اس بارے میں لکھتا ہے،" جب یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دین داری میں کیسا کچھ ہونا چاہیئے" (۲۔پطرس11:3)

خداوند کی آمد کے لئے ہمیں پاکیزہ بننا ہے خداوند کے کلام میں ہمیں چال چلن، بول چال، سوچ و ارادہ سب میں پاک بننے کے لئے کہا گیا ہے اور اس کے لئے ہمیں مکمل طور پر گناہوں سے دوری اختیار کرنے کے لئے توبہ کرنا ہوگی اور جو توبہ کر چکے ہیں ان کو بھی ہر طرح کے گناہوں سے دور ہونا ہوگا اور خدا کا پاک روح آپ کے دل میں تب ہی بسیرا کرتا ہے اور آپ کو گناہوں سے دور رہنے کی

تلقین کرتا رہتا ہے۔ آپ پاک ہوں گے تو خدا آپ کو کثرت سے استعمال کرے گا۔ پولُس رسول نے اس بارے میں فرمایا ہے،''۔۔۔ جو کوئی خداوند کا نام لیتا ہے ناراستی سے باز رہے۔ بڑے گھر میں نہ صرف سونے چاندی ہی کے برتن ہوتے ہیں بلکہ لکڑی اور مٹی کے بھی بعض عزت اور بعض ذلت کے لئے۔ پس جو کوئی ان سے الگ ہو کر اپنے تئیں پاک کرے گا وہ عزت کا برتن اور مقدس بنے گا اور مالک کے کام کے لائق اور ہر نیک کام کے لئے تیار ہو گا۔'' (2۔ تیمتھیس 2:19-21)

اگر آپ کو محسوس ہو کہ آپ کی زندگی میں کہیں کوئی دھبہ ہے اور آپ مالک کے کام کے قابل نہیں تو پھر فوراً ا۔ یوحنا 1:9 کے وعدے کو یاد کریں اور اس کے مطابق، ''اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔''

یہ بات ضرور سچ ہے کہ اس گناہ گار دنیا میں رہتے ہوئے کبھی کبھار ہماری زندگی میں بھی کوئی گناہ آ تا ہے لیکن اس سے بڑا سچ یہ ہے کہ ہمیں اس گناہ میں زندگی بسر کرتے نہیں رہنا کیونکہ خدا نے ہمیں گناہ سے آزاد ہونے کا طریقہ دیا ہے جس کے ذریعے ہم خدا کی نظر میں پاک بن جاتے ہیں وہ طریقہ خداوند یسوع کا لہو ہے جو ہمارے لئے بہایا گیا ہے اور ہمیں اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور یسوع کے لہو کو پکارنا ہے اور ایمان رکھنا ہے اور ہم پاک ٹھہریں گے۔ کیونکہ خداوند قریب ہے۔

یوحنا رسول کہتا ہے،''اور جو کوئی اس سے یہ امید رکھتا ہے اپنے آپ کو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا وہ پاک ہے۔'' (ا۔ یوحنا 3:3)

میں آپ سب مسیحیوں کو پکارتا بلکہ للکارتا ہوں کہ آیئے ہم سب اپنی زندگیوں کو گناہ سے الگ کریں اور تقدیس بھری زندگی بسر کرنا شروع کریں اور اپنے آپ کو اور اپنے بچوں اور گھرانوں کو پاکیزہ زندگی کے لئے وقف کریں۔ کیونکہ اگر آپ مسیحی ہیں یا مسیحی بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو پاکیزگی بھری سوچ، ارادے اور عمل کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہوگی اور دنیاوی خواہشات کے بجائے خدا کی خدمت اور خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا ہو گا۔

آپ اپنے حالات میں کس طرح اپنے آپ کو پاکیزہ بنائیں گے؟ خداوند آپ کو ایسا بننے کا فضل بخشے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایسے ہی وقت کے لئے بلائے گئے

(Called For Such A Time As This)

ہم جن بحرانی حالات سے گزر رہے ہیں ایسے ہی وقت کے لئے رومیوں 13:11-14 میں خاص پیغام موجود ہے۔"اور وقت کو پہچان کر ایسا ہی کرو۔ اس لئے کہ اب وہ گھڑی آپہنچی کہ تم نیند سے جاگو کیونکہ جس وقت ہم ایمان لائے تھے اس وقت کی نسبت اب ہماری نجات نزدیک ہے، پس ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کرکے روشنی کے ہتھیار باندھ لیں، جیسا دن کو دستور ہے شائستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے، نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے، بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کرو۔" یہ بلائے ہوئے پاسبانوں اور کلیسیاؤں کے لئے خدا کی طرف سے دیا گیا وہ حکمت عملی بھرا منصوبہ ہے جو ایسے بحرانی حالات میں انتہائی کارآمد ہے کیا ہم ایسے ہی حالات سے نہیں گزر رہے؟ پولُس روم میں شروع ہونے والی نئی کلیسیاء کو یہ باتیں لکھتا ہے کیونکہ ان دنوں رومی ثقافت اور معاشرت انتہائی زوال کا شکار تھی۔ مملکت ویسے ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ شروع میں تو وہاں قانون کی بالادستی کو مدِنظر رکھا گیا تھا، اخلاقی اقدار تھیں، شہری ضوابط منظّم تھے، سیاسی نظام مضبوط تھا مگر بعد ازاں زوال پذیری، لاقانونیت، اقربا پروری، خودغرضی، لالچ، مکر فریب، گھمنڈ، اور بے راہ روی کی جڑیں پھوٹ پڑیں۔ ایڈورڈ گبن جو مشہور مورخ تھے اپنی بہترین تصنیف "روم کا زوال و انجام" میں لکھتے ہیں کہ روم کا زوال بیرونی مخالفت کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ اس کا اصل سبب اندرونی لالچ، گھمنڈ اور لاقانونیت تھی۔ ایسے ہی حالات میں روم کی کلیسیاء پروان چڑھی۔ وہاں کے مسیحی ایماندار معاشرتی، سیاسی، معاشی، اخلاقی، حتیٰ کہ گھریلو حالات میں بھی زوال کا شکار رومی مملکت میں رہ رہے تھے، تقریباً ویسے ہی آج کل ہم حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ جیسا ہم نے اوپر گیارھویں آیت میں پڑھا کہ "اور وقت کو پہچان کر ایسا ہی کرو، اس لئے کہ اب وہ گھڑی آ پہنچی کہ تم نیند سے جاگو کیونکہ جس وقت ہم ایمان لائے تھے اس وقت کی نسبت اب ہماری نجات نزدیک ہے"۔ پولُس رسول نے یہاں لفظ "وقت" دوبار استعمال کیا ہے: پہلی بار کہا کہ "جس وقت" اور دوسرا یہ کہ کہا کہ، "اب وہ گھڑی" اور اصل نسخے میں دونوں جگہ الفاظ مختلف استعمال ہوئے ہیں۔ پہلی بار میں جو لفظ استعمال ہوا اس کا مطلب ہے "خاص وقت" جو عام طور پر وقت کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ وہ خصوصی طور پر بحرانی حالات میں

استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ ولیمز نے بھی اپنے ترجمے میں اس بات کو بحران ہی لکھا ہے۔

دوسرا لفظ ''گھڑی'' استعمال ہوا ہے جس سے مراد ہے کہ اب کام کرنے یا کچھ کر دکھانے کا موقع ہے۔ یا جلد از جلد کچھ کرلو۔ یہ کام کرنے کا ایک بلاوا یا پکار ہے۔ لینسکی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ پولُس رسول کے کہنے کا مطلب ہے کہ ''گھڑی کا الارم بج رہا ہے۔'' روم میں مسیحیوں کو لکھتے ہوئے وہ 13 ویں آیت میں مزید تفصیل سے بات کرتا ہے کہ ''جیسا کہ دن کو دستور ہے شائستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے، نہ زناکاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔۔۔'' یقیناً صرف یہ ہی اس رومی معاشرے کے گناہوں کی مکمل فہرست نہیں ہے۔ یہ تو صرف ان گناہوں کی ایک مجموعی کیفیت ہے۔ یہ تین جوڑیاں گناہوں کی الگ الگ اقسام کی فہرست ہے جو مکمل معاشرتی تنزلی کا احاطہ کرتی ہیں۔ انسانوں کے تمام گناہ انہی تین صورتوں میں ہوتے ہیں، قولاً، فعلاً اور ارادتاً یعنی برا سوچنے، برا بولنے اور برا کرنے سے ہی گناہ ہوتے ہیں۔

نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے

شروع میں وہ کہتا ہے کہ ''جیسا کہ دن کو دستور ہے شائستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔۔۔'' یہ گناہوں کا جسمانی اظہار ہے یعنی ناچ رنگ سے مراد صرف ناچنا ہی نہیں بلکہ اس سے مراد ہے کہ وہ لوگ سب شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر وحشیانہ طرزِ زندگی اپنا لیتے رنگ رلیاں مناتے، عیش و عشرت ان کی زندگی کا اہم ترین حصہ بن چکا تھا۔ لوگوں کے گروہ کے گروہ لاقانونیت کا مظاہرہ کرتے پھرتے تھے۔ جو دل چاہتا کرتے، جس کو چاہتے مارتے کوٹتے یا جس کو چاہتے مار ڈالتے، گھروں پر، زمینوں پر قبضہ کرتے پھرتے، جس کو دل چاہتا اغوا کر لیتے، غلام بنا لیتے تھے یعنی ہر طرح کی غارت گری کرتے پھرتے تھے۔ اگر آج ہم اپنے معاشرے کی حالت دیکھیں تو پھر ہمیں ویسے ہی حالات کی پہچان کرنے میں دِقت نہیں رہتی۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

پھر نشہ بازی کی بات کی جائے تو اس میں شراب نوشی، بدمستی، مخموری، اور ہر طرح کی نشہ بازی اس میں شامل ہے۔ آج کے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ کیا ہے؟ کیا وہ نشہ بازی ہی نہیں؟ بہت سے افراد جن میں لڑکے، لڑکیاں، جوان اور بوڑھے سب اس لعنت کے غلام بنے ہوئے ہیں! بہت بار جب میں گھروں میں بطور پاسبان وزٹ کے لئے جاتا ہوں تو بہت سے گھرانے اس لعنت کے شکار نظر آتے ہیں۔ کسی گھر میں شوہر نشہ کرتا ہے تو کسی گھر میں بیٹا، کسی گھر میں جوان بچے نشہ میں گھر بار لٹا رہے ہوتے ہیں تو کہیں نشہ کے لئے بیوی بچوں کا جینا حرام کر رکھا ہوتا ہے اس نشے کی وجہ سے خاندان کے خاندان برباد

ہو رہے ہیں اور لوگ اس بات کو زیادہ اہمیت بھی نہیں دے رہے اور میں حیران ہوتا ہوں کہ اب کئی جگہوں پر مسیحیوں میں بھی ''سوشل ڈرِنکنگ'' کے نام سے کچھ لوگ پیتے ہیں اور اس کو برا بھی نہیں سمجھتے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ابھی زیادہ جگہوں پر تو عام نہیں لیکن یہ معاملہ کہیں کہیں ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے اب وقت آن پہنچا ہے کہ آپ اس آسمانی بلاوے کو اہمیت دیں اور جاگ اٹھیں! آج معاشرہ انتہائی تنزلی کا شکار ہے اور خدا نے ہمیں بطور زمین کے نمک یہاں رکھا ہے اس لئے ہمیں اپنی رسالتی خدمت کو مدِنظر رکھتے ہوئے یاد رکھنا ہے کہ ہم ایسے ہی وقت کے لئے بلائے گئے ہیں اور پھر جنسی گناہوں کی فہرست ہمارے حوالے میں تحریر ہے: ''نہ زنا کاری اور شہوت پرستی سے۔'' پولُس رسول یہاں دو ہزار برس پہلے کے رومی معاشرے کی بات کر رہا ہے کہ وہاں یہ صورتحال تھی لیکن وہ پاک روح کی ہدایت سے آج کے معاشرے کی بات بھی کر رہا ہے۔ اور شہوت پرستی سے اس کی مراد ہے کہ شہوانی رویہ، اخلاق باختگی، ہوس پرستی، اوباش پن، نفس پرستی، جسمانی لذت کے عادی تھے وہ لوگ لیکن وہ شاید آج کے لوگوں کے بارے میں بھی یہی کہہ رہا ہے۔ ہم لوگ رومی معاشرے پر نکتہ چینی یا انگلی اٹھانے کی ہرگز جسارت نہیں کر سکتے کیونکہ ہمیں اپنے معاشرے کی صورتحال سے اچھی طرح واقفیت ہے اس لئے ابھی سے عملی اقدامات اٹھا کر بہتری لانے کی ضرورت ہے۔

پھر وہ لفظ ''زنا کاری'' استعمال کرتا ہے جس کے لئے وہ یونانی لغت کا سب سے گندہ لفظ استعمال کرتا ہے جس کے معنی زنا کاری، حرام کاری، بدمستی، زبان، ہاتھ، اشاروں اور حرکات سے چھیڑ خانی کرنا، مرد اور عورت کو صرف زنا اور شہوت کی مشین یا ہتھیار سمجھنا اور ہر طرح کی گندی حرکت کرنا شامل ہے ایسی حرام کاری جس میں رشتے، عمر اور جنس کا تصور ختم ہو چکا تھا۔ وہ اپنے گندے کاموں پر فخر کرتے تھے۔ گندگی جتنی زیادہ ہوتی یعنی جتنے انوکھے طریقے سے زنا کاری یا حرام کاری کی جاتی اتنا زیادہ وہ لوگ اسے پسند کرتے تھے، شاید ہمارے آج کے معاشرے کی بات ہی کی جا رہی ہے!

نہ جھگڑے اور حسد سے

پھر وہ نہ رکنے والے گناہوں کا ذکر کرتا ہے، ''نہ جھگڑے اور حسد سے۔'' جھگڑے کے لئے جو لفظ اس نے یونانی میں استعمال کیا وہ فساد برپا کرنے، تکرار کرنے، لڑائی کرنے، تنازع پیدا کرنے، اور بحث مباحثہ کر کے بات کو بگاڑنے کو ظاہر کرتا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ آج کل بہت سے مسیحی بھی اس مسئلے کا شکار ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے خداوند یسوع مسیح کی محبت اور ترس اور برداشت ہمارے دلوں میں ہونی چاہئے تاکہ ہم ایسی تمام عادات کو ترک کر کے ان سے مکمل کنارہ کشی کرتے ہوئے اپنے خداوند کو ہی عزت اور جلال دینے والے ہوں۔ پھر

پولُس رسول نے حسد کو ظاہر کیا۔ اس کے لئے مستعمل یونانی لفظ کا مطلب گھمنڈ، تکبر، انا پرستی، برداشت نہ کرنا، عداوت رکھنا، جلن، بغض، کینہ، دیکھ نہ سکنا اور حسد کرنا ہے۔ کتنا بھیانک گناہ ہے حسد کرنا! یہ گھروں اور پھر کلیسیاؤں، میں آیا ہے! کئی مسیحی بھی ایک دوسرے کو پھلتا پھولتا اور ترقی کرتا ہوا دیکھ نہیں پا رہے۔ وہ ہر طریقہ استعمال کرکے آپ کو نیچا دکھانے یا بے عزت کرنے کا موقع تلاش کرتے ہیں۔ ویسے خداوند ہی بچائے، یہ طریقہ فریسیوں کا تھا۔ یعنی پولُس ایسے معاشرے کی تصویر پیش کر رہا ہے جو گناہ اور برائی کو بڑھاوا دیتے اور اکسانے پر ہر وقت تیار رہتا تھا۔ وہ ایک بحرانی دور کی تصویر ہے۔ حالات انتہائی ناگفتہ بہ تھے۔ کچھ کرنے کی ضرورت تھی اور پھر خدا نے وہاں روم میں یہ ایک نئی کلیسیاء قائم کی، آسمانی کالونی زمین کے غلیظ معاشرے کو سدھارنے کے لئے فراہم کردی گئی تھی۔ اس کلیسیاء کو پولُس نے عملی قدم اٹھانے کو کہا۔ ان کے لئے وہ پانچ نکاتی حکمت عملی فراہم کرتا ہے یعنی پاسبانوں، کلیسیائی راہنماؤں، کلیسیاؤں اور تمام مسیحیوں کو ایسی ہنگامی صورتحال اور بحرانی دور میں اس حکمت عملی کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کے لئے للکارتا ہے۔ وہ پانچ نکاتی حکمتِ عملی درج ذیل ہے۔

نیند سے جاگو!

سب سے پہلا قدم ہے کہ نیند سے جاگو۔ 11ویں آیت یہ فرماتی ہے، ''اور وقت کو پہچان کر ایسا ہی کرو، اس لئے اب وہ گھڑی آ پہنچی کہ تم نیند سے جاگو۔۔۔۔۔'' پولُس انہیں صرف عملی اقدامات اٹھانے کی بات نہیں کرتا بلکہ وہ انہیں ان کی سستی اور کاہلی سے آرام طلبی سے، بے حسی سے، سرد مہری سے جگانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''جاگ اٹھو کیونکہ وقت بہت کم ہے اور تم کہیں موقع نہ گنوا دینا'' ڈاکٹر اے۔ ٹی۔ پیئرسن یہ کہتے ہیں کہ پولُس رسول یہاں فوجی اصطلاح استعمال کر رہا ہے۔ جو خصوصی طور پر شاہی محافظوں کے لئے خاص وقت پر استعمال ہوتا تھا اور پولُس چونکہ قید خانے میں ایسے ہی محافظ دستے کی نگرانی میں تھا اس لئے ان کے خصوصی وقت اور طریقہ کار سے اچھی طرح واقف تھا۔ روزانہ سہ پہر 4:30 بجے ان کو کام سے چھٹی ملتی تھی اور صبح 5 یا 6 بجے بگل بجنے پر ان کو واپس ڈیوٹی پر کھڑے ہونا ہوتا تھا۔ یعنی رات تو وہ گھروں میں شہروں میں گزار سکتے تھے لیکن صبح ان کو ہر حال میں نوکری پر پہنچنا ہوتا اور سارے دن کی ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے انہیں ''نیند سے جاگنا'' ضروری تھا۔ ڈاکٹر پیئرسن بیان کرتے ہیں کہ وہ بادشاہ کے نوکر تھے یعنی شاہی دستہ تھا انہیں معمولی کاموں اور شاہی کاموں میں فرق یا تمیز کرنے کی ضرورت تھی۔ ایسے ہی پولُس مسیحیوں کو کہتا ہے کہ وہ

بادشاہوں کے بادشاہ کے نوکر یا خادم ہیں انہیں اپنے قیمتی وقت کا اچھی طرح احساس ہونا چاہیے۔ انہیں اپنی ڈیوٹی کے لئے تازہ دم اور ہر وقت بلکہ وقت بے وقت مستعد رہنا چاہیے۔ جس طرح وہ فوجی رات کو دنیاوی کاموں میں مشغول ہو کر کئی بار تھک جاتے اور صبح بگل بجنے پر نیند سے اٹھ نہیں پاتے تھے ویسے ہی مسیحیوں کو نہیں ہونا چاہیے کہ دنیاوی معاملات میں اُلجھ کر اپنی حقیقی ڈیوٹی اور ذمہ داری سے غافل رہیں۔ یہ حیران کن پیغام آج کے مسیحیوں کے لئے بھی ویسے ہی ضروری اور موثر ہے جیسے روم کی کلیسیاء کے لئے تھا۔ یعنی ایمانداروں کو خداوند یسوع مسیح میں مزید بیدار اور ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم بھی اکثر خداوند کے کاموں میں مشغول کم ہی ہوتے ہیں بلکہ زیادہ تر دنیاوی کاموں میں مصروف رہتے ہیں ۔ یعنی ہماری زندگیاں عارضی چیزوں کے پیچھے بھاگنے میں بسر ہو رہی ہوتی ہیں۔ ہمیں اپنے بلاوے کو پہچاننا ہے، حالات کو سمجھنا اور بحرانی کیفیت کو سمجھ کر ہوش میں آنا ہے۔ یہ وقت انتہائی سنجیدہ صورتحال کا ہے اور ہمیں دنیاوی خواہشات کی فکر چھوڑ کر خداوند یسوع مسیح کے لئے سنجیدگی سے زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم دنیا کے نور اور زمین کے نمک بن کر اپنے اردگرد گلے سڑے معاشرے پر بہتر طور پر اثر انداز ہوسکیں۔ اور خداوند کی مرضی اور مقصد پورا ہوسکے۔ بہت سے افراد تو خوش اور لودیکیہ کی کلیسیاء کی طرح اپنی دنیا میں مگن زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے طرزِ زندگی سے مطمئن ہیں۔ ''ہم امیر ہیں اور ہمیں کچھ نہیں چاہیے۔ آپ ہمیں ڈسٹرب نہ کریں۔'' وہ ایسا سوچتے ہیں۔ پڑھیئے (مُکاشفہ 3:17-18) میرے عزیز مسیحیو! ہمیں اس گھڑی کو سمجھنا ہے کہ یہ ہی موقع ہے۔ ہم بادشاہی میں ایسے ہی وقت کے لئے بلائے گئے ہیں اور خدا ہمارے لئے کافی ہے۔ جب اس رومی معاشرے میں وہ چھوٹی سی کلیسیاء پاک رُوح کی قدرت کے وسیلے مضبوط اور موثر ہوسکتی ہے تو پھر یقیناً ہم لوگ بھی آج کے دن اپنے معاشرے پر خدا کے کلام کی پیروی کرتے ہوئے پاک روح کی قدرت کے وسیلے اثر انداز ہوسکتے ہیں۔

تاریکی کے کاموں کو ترک کرو

دوسرا قدم ہے تاریکی کے کاموں کو ترک کرو۔ ''پس تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشنی کے ہتھیار باندھ لیں۔'' ''تاریکی کے کاموں'' سے مراد ایسے کام ہیں جو خداوند یسوع پر نجات کے لئے ایمان فراہم نہیں کرتے اور خدا کے بلاوے کے بارے میں سمجھا نہیں سکتے۔ ایسے کاموں کو چھوڑنا ضروری ہے کیونکہ یہ کسی کو بھی تاریکی کی بادشاہی سے نکال کر خدا کے عزیز بیٹے کی بادشاہی میں داخل نہیں کر سکتے۔ اِس لئے ہمیں ایسے کاموں کو ترک کرنے کو کہا گیا۔ ترک کرنے سے مُراد دور پھینک دینا، منہ موڑ لینا، کنارہ کشی کرنا ہے۔ ہمیں اپنی زندگیوں میں

کچھ ایسا ہی کرنے کی ضرورت ہے تا کہ رسول کے پیغام کو سمجھ کر اپنی زندگیوں میں کانٹ چھانٹ کر سکیں۔ عبرانیوں 12:1 میں بھی ہمیں کچھ ایسا ہی کہا گیا ہے۔ ''پس جب گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہُوئے ہے تو آئو ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دَوڑ میں صبر سے دَوڑیں جو ہمیں دَرپیش ہے۔'' اس حوالہ میں کھلاڑی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ دوڑ میں دوڑنے کے لئے زیادہ بوجھ یا وزن کو نہیں اُٹھا سکتا۔ رسول ہمیں کہتا ہے کہ ہمیں ایک دوڑ کا سامنا ہے۔ جو آسمان کے نیچے سب سے بڑی دوڑ ہے اور اَب ہمارے دوڑنے کا وقت ہے۔ اِس لئے ہر اُس بوجھ اور گناہ کو جو آپ کے دوڑنے میں رکاوٹ کا سبب ہے اُسے اُتار پھینکیں تا کہ دوڑ میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ بہت سے کام ایسے ہو سکتے ہیں جو شاید غلط نہ ہوں مگر ایک بوجھ کی صُورت ضرور ہو سکتے ہیں۔ اِس لئے کہ ہم خداوند کی رُوحانی فوج کے سپاہی ہیں اور ہمیں مسیح یسوع کے اچھے سپاہی بننے اور مُشکلات برداشت کرنے کا حکم ہے۔ پڑھیئے (تیمتھیس 3:2) سپاہی کا کام جنگ کرنا اور اس کے لئے صحت مند رہنا بھی ہے۔ صلیب کے سپاہی ہونے کے ناطے ہمیں اپنے بُلاوے کو پہچان کر خدا کے جلال کے لئے کام کرتے رہنا ہے۔ یعنی خداوند کی خدمت میں رکاوٹ کا کوئی کام بھی نہیں کرنا بلکہ اُسے ترک کرنا اور چھوڑ دینا ہے۔ کلسیوں 3 : 5 میں بھی ہمیں کچھ ایسا ہی محرک ملتا ہے۔ وہاں یہ کہا گیا ہے کہ جسم کے کاموں کو زیر کر کے اُتار پھینکنا ہے۔ یعنی ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم کچھ چیزوں کو اُتار پھینکیں اور کچھ پہن لیں منفی کو اتار دیں اور مثبت کو پہن لیں۔

روشنی کے ہتھیار باندھ لیں

تیسرا قدم یہ ہے کہ ''تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشنی کے ہتھیار باندھ لیں۔'' مسیحیوں کا زِرہ بکتر کیا ہے؟ اِفسیوں چھٹے باب میں اس کی تفصیل درج ہے۔ ہمیں سچائی سے کمر کسنے کو کہا گیا ہے، راست بازی کا بکتر یعنی سینہ بند لگانے کو کہا گیا، صلح کی خوشخبری کی تیاری کو جوتے پہننے کو کہا گیا ہے یعنی خوشخبری سنانے کے لئے ہر وقت تیار رہنے کو کہا گیا، ایمان کی سپر لگانے کو کہا گیا یعنی ایمان پر قائم رہنا ہے، رُوح کی تلوار یعنی خدا کا کلام لینے کو کہا گیا یعنی ہر وقت کلام سے لبریز رہنا ہے یعنی اُسے روز بروز پڑھتے اور یاد کرتے رہنا ہے اور نجات کا خود یعنی ہیلمٹ پہننے کو کہا گیا یعنی نجات آپ کو توبہ کرنے اور مسیح پر ایمان کے وسیلے خدا کے فضل سے مل جاتی ہے اُسے ہمیشہ یاد رکھنا اور اُس پر قائم رہنے کو کہا گیا ہے۔ یہ مسیحیوں کا زِرہ بکتر ہے۔ ایک خاص بات جو یہاں یاد رکھنے کی ہے کہ اِس لباس میں کہیں نائٹ سوٹ، یا پاجامہ، یا کھیل کود کے

کپڑے، یا تعلیمی اداروں کا لباس یا وردی پہننے کو ہرگز نہیں کہا گیا۔ بلکہ کہا گیا کہ خدا کے سب ہتھیار باندھ لو یعنی فوجی بننے کو کہا گیا ہے۔ اِس لئے یہ حرکت میں آنے کا وقت ہے۔ یعنی ایمان کی اچھی کشتی لڑنے کو کہا گیا ہے کیونکہ ہمیں مبارک خداوند یسوع مسیح کی طرف سے ایمان پر قائم رہنے کے لئے ہتھیار یعنی طریقہء کار فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ گھٹنوں کے بل ہو کر دُعا میں جھکنے کا بِگل بجایا گیا ہے کہ اپنے لئے زیادہ دعا کیجئے، خدا کے چہرے کے دیدار کے طلبگار ہو جایئے۔ اور اُس کے منتظر ہو جایئے اور کلام کو جانیے، تا کہ ہم سب وہ بن جائیں جو ایسے بحرانی وقت کے لئے بلائے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ پکار سب ایمانداروں کے لئے ہے، کلیسیاؤں کے لئے ہے، کلیسیائی راہنماؤں کے لئے ہے، پاسبانوں کے لئے ہے۔ ہمارے سامنے تین محاذ ہیں جن پر ہمیں جنگ کرنا ہے۔۔۔اول: دُنیا کے مسائل، دوم: جسمانی خواہشات، سوم: شیطان۔ پولس نے اچھی کشتی بڑی اور ایمان پر قائم رہا۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ ہمارے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہیں۔ ہمیں غُصہ، بُغض، عداوت، سازشیں، بُرائیاں کرکے، لاف زنی کرکے اور جسمانی کاموں کی کشتی نہیں لڑنی۔ یہ سب تاریکی کے کام ہیں اِن کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم لوگ نور کے فرزند ہیں اور ہمیں 2- کرنتھیوں 10:4 میں بتایا گیا ہے کہ ''ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں، اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں۔''

شائستگی سے چلیں

چوتھا قدم شائستگی سے چلنا ہے، ''شائستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے، نہ زِنا کاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔'' اِس چلنے سے مُراد مسیحی زندگی اور کردار کے تمام پہلو ہیں۔ ایسا چال چلن ہے جس میں مسلسل اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرتے رہنا ہے۔ یعنی آپ جو اچھی باتیں بیان کریں ویسا عملی مُظاہرہ ہر روز بھی ہو۔ یعنی قول اور فعل یکساں ہوں۔ اُن میں کوئی تضاد نہ ہو۔ افسیوں کے خط میں ہم مسیحی طرزِ زندگی یا چال چلن کے پانچ طریقہ کار دیکھ سکتے ہیں۔ بلاوے کے لائق چال چلنا (4 : 1)، غیر اقوام کی طرح نہیں چلنا (17:4)، محبت سے چلنا (2:5)، نُور کے فرزندوں کی طرح چلنا (8:5)، داناؤں کی مانند چلنا ہے (15:5)۔ ہر ایک مسیحی کے لئے لازم ہے کہ وہ اِسی طرز پر اپنی زندگی بسر کرے، اگر اِن سے ہٹ کر کوئی چلتا ہے تو اپنی جانچ کرلے اور واپس پلٹے اور اِن ہی پانچ طریقہ کار کے مطابق زندگی بسر کرنا شروع کردے کیونکہ آج کے حالات میں اِن بحرانوں میں آپ ایسے ہی چلنے کے لئے بُلائے گئے ہیں۔

مسیح کو پہن لو

پانچواں اور آخری قدم مسیح یسوع کو پہن لینے کی پُکار دی گئی ہے؛ ''بلکہ خداوند یسوع مسیح کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کرو۔'' اَب پھر ہمیں اپنی رُوحانی الماری سے کچھ چیزیں نکال کر پھینکنی ہیں اور مسیح یسوع کو لباس کی مانند پہن لینا ہے وہ لباس کی طرح آپ کے جسم کا حصہ بن جائے۔ خداوند یسوع مسیح پوشاک کی طرح آپ کو دیکھنے والوں کو نظر آئے۔ اُس کی شخصیت کو اپنی ذات کے اردگرد اچھی طرح سے لپیٹ لیجئے۔ یعنی آپ کی شخصیت مسیح کی شخصیت میں گم ہو جائے۔ آپ کی سوچ مسیح کی سوچ کے تابع ہو جائے، جسمانی خواہشات کو آپ مصلوب کر چُکے ہوں، اور آپ ہر سوچ اور ہر عمل کو مسیح کے سوچ اور عمل میں بدلتے چلے جائیں۔ یعنی آپ اپنی زندگی خداوند یسوع مسیح اور پاک رُوح کے تابع کرتے جائیں۔ یعنی ہماری زندگی میں مسیح یسوع اپنی زندگی بسر کرتا نظر آئے تاکہ خدا کا فضل ظاہر ہو اور اُس کو جلال ملتا رہے۔ مسیح کے ساتھ مصلوب شدہ زِندگی بسر کریں؛ اس سے مُراد ہے کہ ''میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔'' (گلتیوں 20:2) جب کوئی مصلوب ہو جاتا ہے تو وہ اپنا چہرہ اِدھر اُدھر نہیں پھیر سکتا بلکہ اُس کا سر ایک ہی سمت میں رہتا ہے۔ وہ مصلوب ہوا تھا، اُس کی نگاہیں خدا پر لگی ہوئی تھیں تاکہ مبارک خدا کا کام تکمیل کو پہنچائے۔ مصلوب شدہ شخص پیچھے نہیں جا سکتا وہ اَب پیچھے نہیں ہٹ سکتا اَب تو کام انجام تک ہی پہنچے گا۔ اُس کا منصوبہ انجام کو پہنچے گا۔ وہ یہ نہیں سوچتا کہ آئندہ کیا کرے گا۔ بلکہ وہ پہلے ہی اپنے کام کو انجام دینے آیا ہے۔ مسیح نے یہ سب کر کے دکھایا۔ ہمیں بھی سیکھنا ہے کہ اپنے آپ کو کیسے مصلوب کریں اور مصلوب شدہ زندگی بسر کرنا ہے اور پھر مسیح کے جی اُٹھنے کی قدرت سے اِس زمین پر زندگی بسر کرنا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہو گا؟ خدا کے کلام میں ہمیں سب طریقہ بتا دیا گیا جب ہم اِس پانچ نکاتی حکمتِ عملی پر کرنا شروع کر دیں گے تو پھر ہم مسیح کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کریں گے، ہم اپنی خواہشات کو مصلوب کر کے مسیح کی قدرت سے زندگی بسر کریں گے، آپ روز بروز کلامِ خدا کا مطالعہ کر کے مسیح کی طرح زندگی بسر کر سکیں گے۔ اَب وقت نزدیک ہے، نجات نزدیک ہے، مسیح کی واپسی نزدیک ہے، اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے مسیح کی آمدِ ثانی واقعی نزدیک ہے۔ پولس رسول ہمیں انتباہ کرتا ہے کہ ہم اِس گھڑی کو پہچان کر جاگیں اور مسیح کی طرح زندگی بسر کریں۔ کیونکہ آج دُنیا مختلف بحرانوں سے گزر رہی ہے۔ پولس کے زمانے میں مسیحیوں کو ہر طرح کی اِیذاؤں کا سامنا تھا، بھوکے شیروں کا سامنا کرنا پڑتا،

صلیبوں پر لٹکا دیا جاتا۔ اَے میرے عزیزو! آگے آنے والا وقت نہ جانے کیسا ہو؟ ہم اپنے معاشرے کو دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ وقت بحران کا وقت ہے۔ یہ وقت مسیحیوں کو اپنے بلاوے کے مطابق چلنے کا وقت ہے۔ اِس لئے اَے مسیحیو! نیند سے جاگو! تاریکی کے کاموں کو ترک کردو! خدا کے سب ہتھیار باندھ لو! شائستگی سے چلو! مسیح کو پہن لو! اَے خدا ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما! آمین۔ آپ اپنے حالات میں کیسے اِس بُلاوے کے مُطابق چلنے کی کوشش کریں گے؟

جب ایوب نے اِس دُنیا کی اشیاء اور زندگی کے عارضی اور فانی ہونے کو دل سے سمجھا تو پھر حقیقی طور پر جانا کہ خداوند ہی قادرِ مُطلق اور ہر چیز پر حکمران ہے اور وہی اُمید اور زندگی کا سرچشمہ ہے۔ خداوند پر اعتماد اور بھروسے کے جو بیانات پھر اُس نے دیئے ذرا اُن پر غور کیجیئے: "دیکھو (اگرچہ)، وہ مجھے قتل کرے، بہرحال میں راہوں کی تائید اُس کے حضور کروں گا" (ایوب 15:13)؛ "میں جانتاہوں کہ میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے اور آخر کار وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ اور اپنی کھال کے اِس طرح برباد ہوجانے کے بعد بھی میں اپنے اِس جسم میں سے خُدا کو دیکھوں گا۔" (ایوب 27-25:19)

میرے آنے تک اِضافہ کرو

(Occupy Till I Come)

"کیا جانے کہ تو ایسے ہی وقت کے لئے یہاں ہے؟" پڑھیں (آستر 14:4) دانی ایل، عزرا، نحمیاہ اور آستر کی کتابوں میں خدا کی طرف سے مہیا کرنے کے عظیم معجزات کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے جو اِس اخیر زمانے میں رہتے ہیں بہت سی ہدایات بھی درج ہیں، کیونکہ وہ زمانہ بہت خاص اور نبوتی زمانہ تھا۔ خدا نے اُس دور میں کام کیا تو اب بھی کام کر کے خُوش ہوگا۔ وہ عام اور معمولی سمجھے جانے والے لوگوں کو اِستعمال کر کے اَپنا مقصد پورا کرے گا۔ اُس نے بابل کی اسیری کے دوران غلام بنائے گئے دانی ایل کو اپنے اوزار کے طور پر استعمال کر کے پوری بابل سلطنت کو حلیمی کا بڑا درس دیا اور ساتھ ہی وہاں کے بادشاہ نبوکدنضر کو یہواہ خدا کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا۔ خدا نے اُسی دانی ایل کو اُس کی دُعاؤں کی وجہ سے اِستعمال کیا، کیونکہ وہ ایمان رکھ کر مُسلسل دُعا کرتا تھا کہ خدا اُس کے مُلک کے لوگوں کو اسیری سے واپس لاکر اپنے مُلک میں بسائے گا اور خُدا نے ایسا خورس بادشاہ کے زمانے میں کیا اور کچھ اور حلیم لوگوں کو زربابل اور یشوع کاہن کی راہنمائی میں واپس بھیجا تاکہ وہ ہیکل اور شہر کی تعمیر کریں۔ بعد میں خُدا نے ہامان کی شرارت پُوری عبرانی قوم کو خاتمے سے بچانے کے لئے ایک لڑکی

آستر کو اوزار کی طرح استعمال کیا۔ اُس کی زندگی ہمارے لئے اس آخری زمانے میں رُوحانی اسباق سے بھری پڑی ہے، اُس وقت کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے اُس کے تایازاد بھائی مردکئی جس نے اُسے بیٹی کرکے پالا تھا اُس نے آستر سے کہا کہ وہ ملکہ ہونے کے ناطے بادشاہ سے بات کرکے ہامان کے ناپاک اِرادوں اور یہودیوں کے خاتمے کے فرمان کو منسوخ کروائے۔ اور جب وہ تھوڑی دیر کے لئے جھجکی کہ بادشاہ کے پاس بن بلائے جانے سے اُس کی جان بھی جاسکتی تھی تو مردکی نے اُسکے ملکہ بننے کا سبب سمجھاتے ہوئے اُسے بہت ہی زبردست نبوتی الفاظ کہے، ''کیا جانے کہ تو ایسے ہی وقت کے لئے سلطنت کو پہنچی ہے؟'' خُدا ہم میں سے ہر ایک کو بھی ایک ایک مملکت اور دائرہ اختیار دیا ہے تاکہ اُس کی مرضی کے مطابق وقت اور حالات پر غالب آنے کے لئے اُس اختیار کو استعمال کرسکیں۔

ہماری بادشاہی

اَے میرے عزیزو، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی شخصیت، ذہنی صلاحیتیں، فِطری رُجحانات سب خدا کی طرف سے عطا کردہ نعمتیں ہیں اور یہ سب اس لئے عطا ہوا ہے تاکہ آپ اپنی اِن تمام صلاحیتوں کو اِستعمال کرتے ہوئے اُس کی بادشاہی میں وسعت کا وسیلہ بنیں؟ ہماری معاشرتی حیثیت اور حالات سب ہماری بادشاہی کا حصہ ہیں۔

خدا نے آستر کو بادشاہ کی بیوی بننے کا شرف بخشا تاکہ ایک طرح سے اُس وقت کی پُوری دُنیا پر اختیار رکھے۔ اُسی طرح خدا نے ہم سب کی زندگی میں خاندان رشتے، دوست احباب، دولت یا غربت، کاروبار یا نوکری، وغیرہ عطا کیا ہے تاکہ اِن سب کو رُوحانی مواقع سمجھ کر اُس کی بادشاہی میں وُسعت کا وسیلہ بنیں۔ ہم نے خود اپنی جگہ نہیں بنائی بلکہ ہمیں ہماری جگہ پر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات سب سے کم تر مقام بھی اُتنا ہی اہم ہوتا ہے جتنا اعلیٰ مقام جیسا کہ ایک معمولی سا جوڑ پوری گھڑی کی ساری مشین کو سنبھالے ہوتا ہے۔ نعمان اسوری کو خُدا کی راہ پر راغب کرنے کے لئے ایک چھوٹی لڑکی کو اور یوسف کو جیل میں یا کچن میں یا تخت پر خُدا نے برابر اہمیت سے استعمال کرتے ہوئے تاریخ رقم کی۔ اِس لئے آیئے ہم اپنی اہمیت کو پہچان کر ہر مقام پر آسمانی مقصد کو پُورا کرتے ہُوئے خدا کی خدمت اور جلال کے لئے کام کردیں اور تاریخ رقم ہوجائے۔ کیا آپ خاندان میں ہیں؟ اگر ہیں تو پھر اپنے خاندان کے افراد کے لئے برکت کا باعث ہونے کو آپ کو رکھا گیا ہے۔ کیا آپ دولتمند ہیں؟ تو پھر آپ کا پیسہ آپ کا اپنا نہیں بلکہ خدا نے آپ پر ''بھروسہ'' کرتے ہوئے آپ کو عطا کیا۔ کیا آپ اعلیٰ کاروباری شخصیت ہیں؟ آپ اُس مقام پر صِرف ذاتی مفاد یا ترقی کے لئے ہی موجود نہیں بلکہ اپنے ساتھ وابستہ ہر شخص کی ترقی اور فائدے کے لئے بھی ہیں تاکہ خدا کو جلال دے

سکیں۔ کیا آپ کسی فیکٹری میں کام کرتے یا مزدوری کرتے ہیں؟ وہاں پر بھی آپ کسی کی نجات کے لئے اور مسیح کے نام کو بلند کرنے کے لئے ہیں تا کہ دوسرے افراد آپ میں مسیح خداوند کا نمونہ دیکھ سکیں۔ کیا آپ ایسے لوگوں کے درمیان ہیں جو غیر ایماندار حتیٰ کہ شرارتی ہیں؟ تو آپ کو اس لئے وہاں رکھا گیا ہے کہ وہ آپ کی زندگی سے خدا کی محبت کا خط پڑھ سکیں اور خدا کا نور دیکھ سکیں کیونکہ یہ سب کچھ وہ بائبل یا کسی اور کتاب میں نہیں پڑھتے۔ خدا آپ کی مدد کرے تا کہ آپ اپنی بادشاہی کو پہچان کر اپنے بادشاہ کی خدمت کر سکیں!

آپ کے رُوحانی تجربات اعلیٰ بادشاہی کا ثبوت اور قیام ہیں

آپ رُوحانی طور پر نئی پیدایش پاتے ہیں تا کہ دوسری زندگیوں کو نئی پیدایش کا تجربہ دے سکیں۔ آپ اپنی مسیحی زندگی سے مختلف تجربات حاصل کرتے ہیں تا کہ دوسرے آپ کی زندگی کو جان کر تبدیل ہوں، تسلی پائیں۔ ہر طرح کے اِمتحان سے آپ اس لئے گزرتے ہیں تا کہ کسی کو بچانے کے لئے اور راہ راست پر لانے کے لئے آپ کام کر سکیں۔

کیا آپ دُکھ سہہ رہے ہیں؟ یہ اِس لئے ہیں تا کہ خُدا سے ملنے والی تسلی کے وسیلے آپ دوسروں کی تسلی کا باعث بن سکیں (2- کرنتھیوں 1 : 3-4)

کیا آپ خوش ہیں؟ یہ اس لئے ہے تا کہ جو غم زدہ ہیں اُن کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کر سکیں۔ کیا آپ آزمائشوں اور مُشکلات سے بچائے گئے ہیں؟ یہ اس لئے ہے تا کہ آپ دوسروں کو شیطان کے پھندوں سے بچا سکیں۔ کیا آپ بالکل قائم اور کامیاب ہیں؟ یہ اس لئے ہے تا کہ آپ ایمانداروں کو بھی مضبوط اور قائم کرنے کے لئے کام کریں (لوقا 22:31-32)

آپ کی رُوحانی صلاحیتیں اور اِستحقاق عظیم بادشاہی قائم کر رہے ہیں۔

خُدا نے آپ سے اِنتہائی عظیم اور قیمتی وعدے کیے ہیں۔ یعنی رُوحانی اختیارات والی بادشاہی آپ کو استعمال میں لانے کے لئے دی گئی ہے۔ تا کہ اُس کی خدمت کی جائے۔ کیا آپ ایسا کر رہے ہیں؟ کیا آپ اُس کی خدمت اور جلال کے لئے اپنی میراث کو استعمال کر رہے ہیں؟ خدا نے آپ کو قیمتی اِیمان بخشا ہے، کیا آپ اُس کو استعمال کرتے ہوئے دوسروں کو برکت دے کر خُدا کی بادشاہی کو قائم کرتے ہُوئے اُس کو جلال دے رہے ہیں؟ کیا ابرہام کی طرح آپ بھی خُدا کے وعدوں پر ہرگز سمجھوتہ نہیں کرتے بلکہ ایمان پر قائم رہتے ہوئے خدا کو جلال دیتے ہیں؟ (پڑھیئے رومیوں 4:13-12)

خدا نے آپ کو اپنا قدرت والا کلام اِنجیل مقدس بخشا ہے جو نجات دینے کے لئے خدا کی قدرت ہے۔ یہ سچائی کی

بادشاہی ہے! یہ آدمیوں کے دلوں کو توڑتی اور شفاء بخشتی ہے! یہ آسانی سے پورے انسانی معاشرے کو اِنقلابی تحریک دے کر پاکیزگی اور عزت حاصل کرنے کے لئے بالکل تیار کر دیتی ہے! کیا آپ اِس عظیم قوت کو اِنجیل کو وسعت اور سچائی کی بادشاہی کے قیام کے لئے استعمال کر رہے ہیں؟ خدا نے آپ کو اپنا رُوح القدس بھی عطا کیا جو سب سے بڑی قوت ہے اور جس کو ایمانداروں کے دِلوں میں بسایا گیا ہے اور یہ ایسی قدرت ہے جس کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ اِسی لئے عطا کیا گیا ہے۔ تاکہ آپ قادرِ مُطلق کی ملکیت بن جائیں اور وہ آپ کے وسیلے قادرِ مُطلق قُوت کو استعمال کرتے ہوئے کام کرے۔ کیا آپ اُس عظیم قدرت کو استعمال میں لانے کا وسیلہ بن رہے ہیں؟ کیا آپ اُس کی ملکیت بننے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رہے ہیں؟ کیا آپ نے قُوت کا لباس پا کر خدمت کی ہے؟ کیا آپ نے پاک رُوح کو پینتیکوت کی نعمتیں آپ کے وسیلے استعمال کرنے کا موقع دیا؟ پڑھیں (لُوقا 24:49؛ اعمال 1:8)

اور خدا نے آپ کو دُعا کی قُوت بھی عطا کی ہے۔ یہ وہ بازو ہے جو تمام کائنات کو سنبھالنے والے بازو کو حرکت میں لاتا ہے۔ بہت خوب ہے یہ ایمان بھری دعا یعنی ایمان سے پُر دُعا کیسی زبردست ہوتی ہے جو آسمانوں کو کھول دیتی ہے تاکہ آدمیوں کو برکت ملے، تاکہ، شیطان کی قدرت پر غالب آیا جائے، تاکہ نجات لوگوں کے نزدیک ہو، تاکہ مشکلات اور مخالفوں پر غالب آیا جا سکے، اور ہر وہ کام ہم کر پائیں جو خدا نے ہمیں کرنے کو دیئے ہیں مگر ہمارے کمزور اِنسانی ہاتھ اُنہیں نہیں کر پاتے! یہ خُدا کی بادشاہی کیا ہی خوب ہے جو ہمیں عطا کی گئی ہے۔ اور پھر کیا منظر ہوگا: کہ خداوند کے آنے کی اُمید ہے، اُس کے جلال کی میراث ہماری ہوگی، اور ہمیں یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ ہم اُس کے ساتھ بادشاہی کریں گے! یقیناً ہم حقیقی ایمان اور حوصلے سے اور اِلٰہی تحریک اور وقار سے یہاں رہتے ہوئے آسمانی بادشاہ کی اولاد کی طرح اُس کی نمائندگی کرتے ہوئے بادشاہی کی وُسعت میں اِضافہ کرتے چلے جائیں پڑھیئے (2- کرنتھیوں 5:20)

اِس سبق پر زور دینے کے لئے اشرفیوں والی تمثیل بھی پیش کی جاتی ہے۔ جس میں ہمیں یاد دِلایا گیا ہے کہ ہمارے بادشاہ نے ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے کچھ خاص ہمارے حوالے کیا اور ساتھ ہی ہمیں حکم بھی دیا کہ "میرے آنے تک اِضافہ کرنا" پڑھیئے (لُوقا 19:13) اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اُس بھروسے کا کتنا مان رکھتے ہیں اور اس سنہری موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُس اشرفی میں جو ہمیں دی گئی ہے زیادہ اضافہ کرتے ہیں یا کم یعنی وفاداری اور تیزی سے کام کرتے ہیں یا پھر سست نوکری کی طرح کچھ بھی نہیں کرتے۔ ہم میں سے ہر ایک کے پاس برابر موقع ہے کہ ہم سب مل کر بھی اور فرداً فرداً بھی اُس بڑی ذمہ داری کو پُوری دیانتداری اور وفاداری سے پورا کریں۔

تاکہ جب بادشاہ آئے اور ہم میں سے ہر ایک کو اپنے حضور بلائے اور حساب مانگے تو ہم اپنی وفاداری کے مُطابق اُس سے انعام واکرام پانے والے ہوں۔ (متی25:14-30؛ لُوقا19:11-27) ہم پر کیسی بھاری ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ ہم کو بہت بخشا گیا ہے تو پھر ہم سے زیادہ ہی طلب کیا جائے گا (لُوقا12:48؛ رومیوں12:14)

اُس کے فضل کے لازوال ذخائر

خدا ہم سے کسی ایسے کام کی توقع نہیں کرتا جس کے لئے اُس نے اپنے فضل کے لازوال ذخائر سے کثرت سے فراہم نہ کیا ہو۔ ہم خود سے کچھ نہیں کر سکتے اِس لئے اُس کے کام کرنے کے لئے ہمیں مکمل طور پر اُس پر انحصار کرنا چاہیئے اور اُس نے اپنی معموری میں سے فضل کے وسیلے کثرت سے فراہم کیا ہے تاکہ ہمارے پاس ہر اچھے کام کے لئے وافر مقدار میں ہو۔ پڑھیئے (2- کرنتھیوں9:6-8)
کیا اب ہم اپنے بادشاہ کے ذخائر سے حاصل کر پائیں گے اور قوت کے لباس سے ملبوس ہوکر اُس کی توقعات پر پورے اُترتے ہوئے عظیم کام کریں کیونکہ ہم اپنے خدا سے عظیم کاموں کی ہی توقع کرتے ہیں؟ اَے میرے عزیزو، کیا ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں کتنا بلند مرتبہ عطا کیا گیا ہے؟ آستر کے رُتبے کی مانند۔ لیکن وہ صرف جسمانی رُتبہ تھا جبکہ خدا نے کلیسیاء کو بادشاہوں کے بادشاہ کی دُلہن بنا کر بے وجودگی اور بے وقعتی سے اُٹھا کر اپنے وسائل اور جلال میں شراکت عطا کی ہے، تاکہ اُس کی معموری میں اُس کو ظاہر کرنے والے ہوں تاکہ اُسی سے قوت پاکر استعمال کرتے ہُوئے اُس کی بادشاہی قائم کرتے چلے جائیں۔
کیا ہم اُس کے جلال سے مُلبس ہوکر اُس کی بادشاہی زمین پر لانے کا سبب بن رہے ہیں؟ کیا یہ بات یقینی طور پر ہم سمجھ چکے ہیں کہ سلطنت کے اِس مقام تک شاید ایسے ہی وقت کے لئے پہنچائیں گئے ہیں؟ اَے دُخترِ صِیوں، جاگ، جاگ، اپنی قوت سے مُلبس ہو، اپنی عمدہ پوشاک پہن اور اُٹھ کر بیٹھ۔ اَے بیٹی صِیون، اپنی گردن سے اسیری کے سب بندھن اور جُوئے اُتار پھینک اور آسمانی جلال سے مُلبس ہوکر آگے بڑھتی جا تاکہ یہ تاریکی بھری دُنیا آخر کار کہہ اُٹھے،"یہ کون ہے جس کا ظہور صبح کی مانندہے، جو حُسن میں ماہتاب اور نور میں آفتاب، اور عَلَم دارلشکر کی مانند مُہیب ہے؟" (غزلُ الغزلات10:6؛ یسعیاہ1:52)
آستر کو خاص طور پر اُس مُشکل وقت سے نمٹنے کے لئے تیار کیا گیا تھا؛ اور اسی طرح خدا نے ہم میں سے ہر ایک کو زندگی میں آنے والے مُشکل وقت سے نمٹنے کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ جب تک وہ کام کرنے والے تیار نہیں کرتا تب تک وہ کام کو ظاہر نہیں کرتا۔ جیسے ہی پولس تیار ہو گیا، اُس کے لئے غیر اقوام میں رسالتی خِدمت کا دروازہ کُھل گیا۔

جیسے ہی فلپس نے روح القدوس کی بات مانی اور صحرا کی طرف اُترا تو کنداکے کی ملکہ کا وزیراورخزانے کا مختار حبشی خوجہ اُس کے وسیلے انجیل کا پیغام سُننے اورایمان لانے کے لئے آرہا تھا۔

ہمارے زمانے کی علامتیں

خداہمیں سکھاتا ہے کہ ہر زمانے کی ایک خاص نشانی اور علامت ہوتی ہے؛اور جب وہ خود زمین پر آیاتو اس زمانے کے لوگوں کواُس نے انتہائی سختی سے کہا کہ وہ زمانوں کی علامتوں میں تمیز کرنانہیں جانتے۔ وہ ہم سے توقع کرتاہے کہ ہم اپنے زمانے کے لوگوں کو سمجھیں، اپنے زمانے کو سمجھیں اور داوٗد کی طرح اپنی نسل میں خدا کی مرضی کے مطابق خدمت کا کام پورا کریں۔ وعدے کے مطابق رُوح القدوس ہمیں اس لئے عطا کیا گیا تا کہ ہم روحوں کا امتیاز کریں، اپنے اردگرد کے حالات کا مطلب سمجھیں؛ اور اپنے مالک یسوع مسیح کے خیالات کو سمجھ سکیں تا کہ آج کے زمانے کے مسائل کو سمجھ کر اُس کے کام کو تکمیل تک پہنچاسکیں۔ ہمارا زمانہ، آستر کے زمانے کی طرح دُشمن یعنی شیطان کے خطرناک کاموں سے بھراپڑا ہے۔ اُس وقت شیطان یہودی قوم، چنیدہ نسل کی اُمید کوختم کرنا چاہتا تھااور اس کے لئے اُس نے ہامان کے منصوبے کے ذریعے عبرانی قوم کوتباہ کرنا چاہا۔ اگراُس کے منصوبے کو کچھ ہفتے آستر اور مردکی رہنے دیتے اور توجہ نہ دیتے تو شاید پُوری یہودی قوم جس سے مسیح موعود نے آنا تھاوہ ختم ہوسکتی تھی اور دُنیا کی نجات کی واحد اُمید یعنی یسوع مسیح بھی نہ آپاتااور شیطان یہی اُمید توختم کرنا چاہتا تھا۔ اِس لئے ہامان کے منصوبے کوختم کرنالازم تھا تا کہ یسوع مسیح مُتجسد ہوکر اِس دنیا میں آسکے۔ یہودی قوم بلکہ پُوری دُنیا کے لئے وہ انتہائی نازک وقت تھا۔ شیطان کوتھوڑا بہت اندازہ تھااِس لئے اُس نے اپنی مکاری اورعیاری سے خطرناک منصوبہ تیار کیا مگر خدانے اپنی لامحدود حکمت سے آستر کی زندگی کوہتھیار کی طرح استعمال کرتے ہوئے شیطان کے منصوبے کو بالکل اُلٹ کررکھ دیا۔

لیکن اُس وقت کے بعد اب کافی وقت گزر چکا ہے اور شیطان کومعلوم ہے کہ اُس کا وقت کم رہ گیاہےاس لئے وہ بہت مصروف ہے۔ وہ خدا کی کلیسیاءاور بائبل مقدس کوتباہ کرنے میں مصروف ہے۔ کلیسیاء کوایک دُنیاوی کلب میں اور منسٹری کے کام کوایک کاروباری پیشے میں بدلنے کی کوشش میں ہر طریقے سے مصروف عمل ہے۔ اور کلیسیاء سے باہر وہ ہرطرح کی بُرائی اور گناہ کو بڑھانے کی بھرپور کوشش میں لگا ہوا ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں میں خودغرضی، پیسے کی ہوس، سیاست میں ایک دوسرے کو نیچا دِکھانا، شہوت پرستی، اور ہر طرح کی خرابی اور بری خواہشات پیدا کررہا ہے۔ وہ مسیح کی کلیسیاء کی رُوحانی زندگی کودُنیاوی زندگی میں مدغم کرکے مسیحی ایمان میں سے مسیح کی ذاتِ اِلٰہی کو نکالنا چاہتا ہے۔ خداہماری مدد کرے کہ ہم اُسے

سمجھیں اور اپنی اُمید پاکیزگی، قدرت واختیار اور ایمان والی بادشاہی کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔ اور خدا کے فراہم کردہ زرہ بکتر کی مکمل پوشاک سے ملبوس رہیں اور اِن بُرے دِلوں میں تاریکی کی قوتوں کے مقابلہ میں آخر تک قائم رہیں! پڑھیئے (اِفسیوں 6:10-20)

خدا کے لئے اجنبی

آستر کے زمانے کی مانند آج کے دور میں بھی زندگیاں خطرے کا شکار ہیں۔ اس کی قوم اُس وقت مشکل گھڑی میں تھی۔ اور اَب۔۔ کیا ہمارے اِردگرد لوگ زیادہ خطرے میں نہیں؟ کیا ہمارے خاندانوں میں لوگ مسیح کے بغیر ہلاک نہیں ہو رہے کیا ہمارے معاشرتی حلقے میں بہت سے ایسے نہیں جو خدا کے لئے اجنبی اور اُس کی آسمانی محبت سے واقف نہیں؟۔ کیا پوری دُنیا میں کروڑوں بلکہ اربوں ایسی زندگیاں نہیں جو ہر آنے والے سانس کے ساتھ جہنم کی سزا کے لئے عادل منصف خدا کے حضور پیش ہونے والی ہیں؟، اور اگر ہم نے اُن کو بچانے کے لئے پوری توانائی سے کام نہ کیا تو شاید اُن کی زندگیوں کی لعنت ہماری سہولیات پر اور اُن کا خون ہماری گردنوں پر ہو، کیا ایسے ہی وقت کے لئے نبوتیں نہیں کی گئیں اور انجیل یعنی خوشخبری کا پیغام اِسی لئے نہیں دیا گیا کہ جانیں بچائی جاسکیں اور خداوند کی واپسی جلد ہو سکے؟ (متی 24:14) غیر نجات یافتہ جانیں ہمیں پکار رہی ہیں اور جو سب کی پکاریں سنتا ہے وہ بھی ہماری طرف دیکھ رہا ہے کہ ہم کیسا ردِعمل ظاہر کرتے ہیں! آہ! میرے عزیزو کیا ہم سن کر صحیح ردِعمل ظاہر کریں گے؟ کیونکہ اَے بھائیو، کون جانتا ہے کہ آپ ایسے ہی وقت کے لئے سلطنت کو پہنچے ہیں!

ہم اِس زمانے کی آخری گھڑیوں میں ہیں

خدا آج کل قوموں کو اُن کے گناہوں کی سخت سزائیں دے رہا ہے۔ وہ کئی ممالک کے وسیلے عجیب کام کر رہا ہے۔ وہ نزدیک آ رہا ہے۔ درختوں کی پھنگنیوں کے اُوپر آگے آگے چلنے کی آواز آ رہی ہے کیونکہ خداوند، شریر کے ہاتھوں سے ہمیں چھڑانے کے لئے ہمارے آگے آگے چل پڑا ہے۔ پڑھیئے (2 سموئیل 5:24)
اس لئے اے عزیزو! اس دور اور زمانے کو سمجھنے کے لئے ہوش میں آیئے تاکہ ہم خدا کے ساتھ کام کرنے والے بن سکیں کیونکہ مسیحیوں کے پاس انجیل کا پیغام سنانے کا شاید یہ آخری موقع ہے۔ پڑھیئے (2- کرنتھیوں 6:1-2)، آستر کے زمانے کی طرح آج بھی دنیا مشکل کا شکار ہے۔ پوری دنیا میں سب افراد آنے والے حیران کن واقعات کے بارے میں سوچ رہے ہیں؛ اور نبوتوں کے طالبعلم مُقدس صحائف میں سے عظیم اعلان کی طرف سب کی توجہ دلانے کی کوشش میں مصروف ہیں جس میں فرمایا گیا کہ، ''دیکھو دُلہا آپہنچا؛ اُس کے اِستقبال کو نِکلو،'' پڑھیے (متی 25:6) کیا ہی عُمدہ اعزاز اِس

دور میں ہمیں بخشا گیا ہے! کیا ہی زبردست ذمہ داری ہمیں سونپی گئی ہے کہ ہم پوری دلجمعی سے، پوری وفاداری سے، حلیمی سے، پاکیزہ اعتماد سے ابن آدم کی طرف آنکھیں اُٹھائیں جو لمبے سفر پر گیا اور اپنے نوکروں کو اُن کی قابلیت کے مطابق اختیار دے گیا اور نگہبان کو ان پر مقرر کر گیا۔ پڑھیئے (مرقس 34:13)

نظرانداز کرنے کے نقصانات

آیئے ہم بھی اپنے مالک کی واپسی کے لئے ہوشیار رہ کر جلدی کام ختم کریں (لُوقا 12:13-59) کیونکہ آپ کو یہ سُنہری موقع دیا گیا جو دُوسری نُسلوں کو نہیں مِلا۔ کیا آپ روز بروز اِن موقعوں سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں؟ اَے عزیزو! اپنے خداوند کی توقعات پر پورا اُتریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں، خدمت کا دور مکمل کریں، تاکہ مالک کے حضور کھڑے ہو سکیں کیونکہ کون جانتا ہے آپ ایسے ہی وقت کے لئے سلطنت کو پہنچے ہیں! آپ کیسے اس پر عمل کریں گے؟

صبر کے وسیلے ہم میں دین داری میں اضافہ ہوتا اور ہم خداوند میں زیادہ موثر ہو کر بہتر پھل دار زندگی بسر کرتے ہیں۔ صبر کے وسیلے خدا پر ہمارا اعتماد بڑھتا اور اُسکے ساتھ ہماری رفاقت میں مزید گہرائی پیدا ہوتی ہے۔

رُوح القدوس بطور مددگار

(The Holy Spirit A Comforter)

’’لیکن مددگار یعنی رُوح القدوس۔۔ (یوحنا 26:14) دُنیا میں، خدا کے کچھ لوگ ایسے ہیں جو مصیبت اور دُکھوں کے راہ کو بھلائے بیٹھے ہیں کیونکہ ایمانداری کی راہ پھولوں کی پھلواری نہیں بلکہ کانٹوں کی سیج ہے۔ بہت سے ایماندار آسمان کی تمام برکات کو زمین پر تجربہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ یہ بھول بیٹھتے ہیں کہ جو رُوحانی تجربات اور خوشی وہ یہاں حاصل کرتے ہیں وہ آسمانی خوشی اور شادمانی کا عشر عشیر بھی نہیں۔ جو توقع وہ یہاں کرتے ہیں وہ آسمانی خوشی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ کلیسیا کی موجودہ صورت تو شاید بیابان میں سفر کرنے کے مترادف ہے اور ایسا ہے بھی کہ موجودہ زندگی تو بس ایک سفر ہے۔ خداوند یسوع نے بھی تو آگاہ کیا تھا، ’’دُنیا میں مُصیبت اُٹھاتے ہو‘‘ (یُوحنا 33:16) اور پولس نے اِس بات کی یوں گواہی دی، ’’ضرور ہے کہ ہم بہت مصیبتیں سہہ کر خدا کی بادشاہی میں داخل ہوں‘‘۔ (اعمال 22:14) طرح طرح کی مصیبتیں خداوند کے لوگوں کے لئے زندگی کا حصہ ہیں۔ اور اگر ہم کسی طرح کی مصیبت کا شکار نہیں ہوتے تو پھر ہماری فرزندیت پر سوالیہ نشان ہے کہ کیا واقعی ہم خدا کے

فرزند بنے بھی ہیں کہ نہیں یعنی کیا واقعی ہم نے گناہوں سے توبہ کی اور یسوع پر ایمان لا کر خدا کے فرزند ٹھہرے ہیں، کیونکہ خداباپ ''جس کو بیٹا بنالیتا ہے اُس کے کوڑے بھی لگاتا ہے' (عبرانیوں 6:15)

مگر، آزمائشوں اور مُشکلات میں مددگار کون ہے؟ پاک رُوح۔ وہی تسلی دینے والا ہے۔ لیکن وہ مصیبت زدہ کو تسلی کیسے دیتا ہے؟

خُدا کی محبت کا اِظہار

وہ ایماندار کے دُکھ اور آزمائش میں اُس پر خدا کی محبت ظاہر کرتا جاتا ہے۔ غصے اور چڑچڑے پن کی جگہ وہ خداباپ کی شفقت ظاہر کرتا ہے تا کہ اُس کی نزدیکی پا کر اُس کے فضل اور رحمت کی گہرائی کا اندازہ کرتے جائیں، اسی لئے وہ ''جس سے پیار کرتا ہے اُسے تنبیہ بھی کرتا ہے'' پڑھیئے (عبرانیوں 6:12) آپ اُس عظیم اور گہری تسلی کا اندازہ کیجیے جو کسی دُکھی جان کو مل رہی ہوتی ہے، جو کسی شکستہ دِل کی ڈھارس اور اُمید بن جاتی ہے کیونکہ وہ اُس گہری اور لاتبدیل وعدہ کی ہوئی محبت سے مل رہی ہوتی ہے جو صلیب پر چھیدے گئے ہاتھوں یعنی وعدوں کے سچے خدا کے دِل سے نکل رہی ہے۔

خُدا کے مقصد کا اِظہار

خُدا، مصیبت کے آنے سے پہلے ہی اُس کے پُرفضل انجام کی خبر دے کر تسلی دیتا ہے۔ وہ ایماندار پر ظاہر کرتا ہے کہ تربیت بے شک تکلیف دہ ہے مگر ضروری ہے؛ کیونکہ ہوسکتا ہے دُنیاوی خواہشات، یا کوئی پوشیدہ گناہ یسوع کو ہمارے اندر پھر مصلوب کر رہا ہو۔ یا کوئی رُوحانی ذمہ داری نظر انداز ہو رہی ہو۔ اُسی وقت پاک رُوح یعنی مددگار تنبیہ والی چھڑی کے لئے اور اس کے لئے جس نے اس چھڑی کو ہماری تربیت کے لئے مخصوص کیا ہے ہمارے کانوں کو کھولتا ہے تا کہ ہم اُس آواز کو سُن کر تربیت حاصل کریں۔ اور پھر ہماری آنکھوں کو کھولتا ہے تا کہ ہم دیکھیں کہ خداوند نے کہاں کوڑا لگایا، کہاں اور کیوں اپنی گرم ہوا کو ہماری زندگی میں چلایا، اور کہاں اُس نے زخم لگایا اور پھر آخر کار وہ ہماری زندگی میں پوشیدہ عکن کو ڈھونڈ لیتا، نکال باہر کرتا اور اُسے سنگسار کر دیتا ہے۔ تب ہمارے دِل کو مکمل تسلی ملتی ہے اور ہم اپنی الجھنوں، زخموں، مُشکلوں سے، چھٹکارا پا کر اپنے زخمی، دُکھ سہنے والے نجات دہندہ کو اور دِلجمعی سے تکنے لگتے ہیں۔ اِس کے ساتھ ہی جب آزمائیش پوری ہو جاتی اور تنبیہ بھی مکمل ہو چکی ہوتی ہے تو پھر فضل کے بہاؤ کی راہ میں جو رکاوٹ ہوتی ہے وہ بھی ختم ہو جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ یسوع کے جلال کی راہ میں حائل مزاحمت بھی دور ہو چکی ہے اور خدا کی محبت ہماری جانوں کو سیراب کرنے لگتی ہے۔ یہ ''مبارک تنبیہ'' جس سے بہت سی اچھائی پیدا ہوتی ہے ''کِتنی بھلی ہے جس نے بے انتہا برائی کو دور کر دیا اور یہ کیسی عمدہ دوا ہے جس نے بہت زبردست رُوحانی صحت عطا کی۔''

مسیح کے ترس کا اِظہار

جب یسوع کے رَحم اور شفقت کا اظہار ہوتا ہے تو پاک روح شکستہ دکھ وتکلیف میں مبتلا زندگیوں میں بڑی قدرت کے ساتھ تسلی اوراطمینان بھردیتا ہے۔ وہ خداوند یسوع مسیح کی بشریت کو خصوصی طور پر ہمدردی کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنے لوگوں کی فوری تسلی اور مدداسی لئے کرتا ہے کیونکہ اُس نے اپنی بشری زندگی میں دکھوں کو سہا ہے اس لئے اپنے لوگوں سے وہ بے حد محبت رکھتا ہے۔ یعنی اُس کے تجسد کا عظیم مقصد اس بات میں پنہاں ہے کہ وہ شریعت کے احکامات کی تابعداری کرتے ہوئے اس کی تکلیف دہ سزا کو برداشت کرے۔ لیکن اس کے نتائج یہیں ختم نہیں ہوجاتے بلکہ اُن تکالیف کے نتیجے میں ایسی ہمدردی اور تسلی بہہ نکلی ہے جس کی ضرورت تمام مقدسین کو رہتی ہے اور وہ اُسے حاصل کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ یسوع وہ بھائی ہے جو ”مصیبت کے دن کے لئے پیدا ہوا ہے“ (امثال 17:17) ”پس اس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بننا لازم ہوا تاکہ۔۔۔ ایک رحم دل اور دیانت دار سردار کاہن بنے“ (عبرانیوں 17:2) ”کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا۔“ (عبرانیوں 15:4) اِن حوالہ جات سے واقف ہوتے ہی حقیقی تسلی اور بابرکت مدد کا دروازہ کھل جاتا ہے خداوند کے لوگ آزمائے ہوئے لوگ ہیں کیونکہ ان کا منجی یسوع بھی آزمایا ہوا منجی ہے۔ خداوند کے لوگ تکلیف سہتے ہیں کیونکہ ان کے مالک نے بھی تکلیف کا پیالہ پیا ہے۔ خداوند کے لوگ ایک غم زدہ خاندان ہیں کیونکہ یسوع بھی ”مردِ غم ناک اور رنج کا آشنا تھا“ (یسعیاہ 3:53) وہ اپنے لوگوں کے درجے تک نیچے اُتر آیا۔ وہ مکمل طور پر اُن کے مشابہ ہوگیا۔ وہ مکمل طور پر بشر بنا اور تکالیف سے گزرا تاکہ وہ اپنے لوگوں کے دُکھوں، مصیبتوں، تکالیف اور پریشانیوں میں اُن کی تسلی اور حقیقی غم گساری کا باعث بن سکے۔ اِس وجہ سے ہمارے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ہماری ہڈی میں سے ہڈی اور گوشت میں سے گوشت بنا۔ ہمارے لئے یہ کافی ہے کہ اُس کے دِل میں وہ تمام ہمدردی اور ترس اور شفقت بھری ہوئی تھی جس کو گناہ کی زیادتی اور سیاہی کسی بھی طرح سے ہمارے لئے کم نہیں کرسکتی۔ ہمارے لئے یہ بھی کافی ہے کہ اس کا دل دکھ درد سے ناواقف نہیں کیونکہ ان دکھوں کو اس نے اپنی جان پر گہرے طور پر برداشت کیا ہے، اور تکالیف نے اسے خوب گھائل کیا اور اس کے بدن کا ایک ایک رواں زخم کی علامت بن گیا تھا۔ اب اس سے زیادہ ہمیں اور کیا چاہیئے؟ ہم مزید کیا مانگیں؟ ہماری فطرت؟ اس نے اپنالی۔ ہماری بیماریاں؟ اس نے اپنے اوپر اُٹھالیں۔ ہمارے غم؟ اس نے برداشت کیے۔ ہماری صلیبیں؟ اس

نے اٹھالیں۔ ہمارے گناہ؟ اس نے معاف کئے۔ وہ اپنے لوگوں کے آگے آگے چل کر دکھ سہتا گیا، راہ ہموار کرتا گیا اور نقشِ پا چھوڑتا گیا اور اب سب کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اس راہ پر چلتے آئیں جہاں انہیں دکھ نہیں سہنے، بوجھ نہیں اٹھانے، اور ایسے پیالے نہیں پینے جن سے وہ واقف نہیں۔ اس کی محبت کی ڈور اس کے دل سے ہمارے دل تک بندھی ہوئی ہے جو ہماری خوشی اور غمی میں یکساں جلترنگ بجاتی رہتی ہے۔ کیوں کہ خداوند اپنے لوگوں کی خوشی میں خوش اور غمی میں غم زدہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ ایسا کیسے کرتا ہے؟

یسوع کے ساتھ مشارکت

جب کوئی مسیحی ایماندار دکھ اٹھاتا ہے تو یسوع کی شفقت، سنبھالنے والی قوت، تقدیس کرنے والا فضل اور تسلی دینے والا پیار اس کے لئے اُمڈ آتا ہے۔ جب دکھوں کی بھٹی میں سے وہ گزر رہا ہوتا ہے تو خدا کا بیٹا اس کے ساتھ شعلوں میں موجود ہوتا ہے۔ یسوع ناصری ہی آگ کی لپٹوں میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔ یوں مسیح ہمدردی دکھاتا اور یہی حقیقی مشارکت اور مسیح یسوع کے ساتھ ایک ہونا ہے۔

اے میرے عزیز قاری آپ کس دکھ تکلیف سے گزر رہے ہیں؟ کیا کوئی پیارا آپ کو چھوڑ کر انتقال کر گیا؟ کیا آپ کی آنکھ کی پتلی (یعنی آپ کا شریکِ حیات) کو ایک ہی پل میں آپ سے جدا کر دیا گیا؟ کیا آپ کے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، عزیز دوست یا زمینی مال و دولت یکدم آپ سے چھن گیا؟ کیا سب حفاظتی باڑیں ٹوٹ گئی ہیں؟ کیا آپ کی سب ندیاں خشک ہوگئی ہیں؟ کیا ہر سو اندھیرا نظر آرہا ہے؟ کیا بھیڑ خانے سے سب بھیڑیں جا چکی ہیں؟ کیا زیتون کا حاصل ضائع ہو چکا ہے؟ کیا تاک میں کوئی انجیر باقی نہیں رہا؟ کیا تاکستان میں کوئی انگور باقی نہیں بچا؟ کیا کوئی امید انسانی نکتۂ نظر سے دکھائی نہیں دیتی؟ پھر بھی ۔۔۔۔۔ پھر بھی یسوع مسیح کافی ہے۔ اس نے آپ سے منہ نہیں پھیرا اور نہ کبھی پھیرے گا۔ اپنا شکستہ، زخمی اور دکھی دل اس کے ایک بار زخمی، دکھی اور ستائے ہوئے دل کے پاس لے آیئے، کیونکہ وہی جانتا ہے کہ کٹے پھٹے ہوئے کی مرمت کیسے کرنی ہے۔ زخموں پر تیل اور مرہم کیسے رکھ کر باندھنا ہے، کیسے شکستہ روح کو بحال کرنا ہے اور کیسے دکھیوں کی دادرسی کرنی ہے۔ آپ کا غم کیسا ہے؟ کیا آپ کی صحت جواب دے چکی ہے؟ کیا آپ حالات کی چکی میں پس کر رہ گئے ہیں؟ کیا آزمائشوں نے چاروں اطراف سے آپ کو گھیر رکھا ہے؟ کیا روشنی کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی؟ تو پھر۔۔۔۔ سادگی سے دل سے یسوع کے حضور جھک جایئے اور اسے پکاریے، کیونکہ وہ ایسا دروازہ ہے جو کبھی بند نہیں ہوسکتا۔ یعنی وہ دروازہ جو ہمیشہ کھلا ہے ایسا دوست ہے جو ہمیشہ وفادار، ہمدرد اور نزدیک ہے۔ ایسا بھائی ہے جو آپ کی ہر مصیبت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ وہ آپ کا مستعد مددگار ہے جو نہ اونگھتا، نہ سوتا اور نہ ہی تھکتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا فضل اور تسلی آپ کے لئے کافی ہے۔ لیکن اس کے لئے آپ کو ایمان کے مطابق زندگی بسر کرنا ہوگی۔ آنکھوں دیکھے حالات و واقعات اور مسائل کے بارے میں سوچ سوچ کر کڑھنے کے بجائے یسوع مسیح کو اس کے کلام کے وسلے

روزانہ تکنے کی ضرورت ہوگی۔ اپنی ہر مشکل، پریشانی، دکھ، بوجھ، تنگی، بیماری، کمزوری، اور غلطی، گناہ کو فوری طور پر یسوع کی حضوری میں لاکر اقرار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ وہ آپ کے سامنے ہر وقت رہے تاکہ آپ اس کی مانند بن سکیں۔ اس کے لہو کے دھارے میں دھلتے رہیں۔ اس پر اپنی عمارت کی تعمیر کرسکیں کیونکہ وہی چٹان اور بنیاد ہے، اس سے معموری حاصل کرسکیں، کیونکہ وہ آپ کا بہترین ہمدرد، غمگسار، پیار کرنے والا بھائی اور دوست ہے جس کی ہر فرد کو اشد ضرورت ہے۔ روز بروز اس پر بھروسہ کرنا ہی ایمان کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے۔ جب آپ ایسا کریں گے تو پھر پولُس کے ساتھ مل کر کہہ سکیں گے، "میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا" (گلتیوں 20:2) وہ آپ کو پاکیزہ اور شادمانی کی زندگی عطا کرے گا تاکہ آپ زمین پر رہتے ہوئے بھی آسمانی زندگی کا سا تجربہ کرتے رہیں اور زندگی جس کے لئے تمام بزرگ، انبیاء، رسول، شہداء، راستباز بلائے گئے تاکہ جیسے یسوع نے خود زمین پر آکر زندگی بسر کی ویسے ہی ہم بھی زمینی خواہشات سے اجنبی ہوکر زمین پر مسافرت کا زمانہ یسوع کی پیروی میں بسر کرتے چلے جائیں۔ آپ کس طرح سے اپنی زندگی کو یسوع کی پیروی میں بسر کریں گے؟

زندگی کے رہنما اُصول

(Special Rules Of Conduct)

میں اپنی جوانی کے دنوں کے کچھ خاص واقعات کو اچھی طرح سے یاد رکھتا ہوں۔ جن میں کچھ غم کے کچھ خوشی کے، کچھ امید اور خوف بھرے، کچھ آزمائشوں اور تکلیف سے پُر تھے، کچھ غلطیاں، کچھ اچھائیاں، کچھ کوتاہیاں اور کچھ متاثر کن واقعات تھے جو کسی نوجوان شخص کی زندگی کا حصہ ہوسکتے ہیں۔ اگر میرے کچھ کہنے سے کوئی بھی جوان سیدھے راستے پر آجائے اور گناہ اور برائی سے بچ کر اپنا قیمتی وقت اور اُس سے بھی قیمتی جان ہمیشہ کے لئے بچالے تو میں بہت شکرگزار رہوں گا۔ میں چند خاص اُصول پیش کررہا ہوں جن کو میں چاہتا ہوں کہ ہر جوان شخص اپنالے۔

ہر گناہ سے ناطہ توڑ لیں

پہلی بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا کے فضل اور مدد کے وسیلے ہر گناہ سے ناطہ توڑ لیں چاہے وہ کتنا چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے دِلوں کو کھنگالیں کہ اُن میں کوئی بھی عادت یا رواج ایسا تو نہیں جو خدا کی نظر میں بُرا ہو۔ اور اگر نظر آئے تو اُسے فوراً دُشمن سمجھ کر مار ڈالیں یعنی گناہ کو اپنے اندر سے مار ڈالیں۔ گناہ سے بڑھ کر دِل و دماغ اور ضمیر کو تاریک کردینے والی چیز اور کوئی نہیں۔ کیونکہ گناہ چاہے چھوٹا بھی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے۔ یاد رکھیے! ایک چھوٹا سا

سوراخ بھی بہت بڑے بحری جہاز کوڈبوسکتااورایک چھوٹی سی چنگاری پورے باغ کوجلاکربھسم کرسکتی ہے ویسے ہی ایک چھوٹاساگناہ غیرفانی جان کو جہنم کاایندھن بناسکتاہے۔میری نصیحت پلے باندھ لیجیئے اورکسی بھی گناہ کو دل میں نہ رہنے دیں۔بنی اسرائیل کوکہاگیا تھا کہ ہرکنعانی کومارڈالیں چاہے چھوٹا ہویا بڑا۔یہاں بھی وہی اصول اپنایئے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کوبھی مت چھوڑیں، غزل الغزلات میں کچھ ایسا ہی کہا گیاہے، ''لومڑیوں کوپکڑو۔اُن لومڑی بچوں کوجوتاکستان خراب کرتے ہیں۔۔''(15:2)

لیکن یادرکھیئے کوئی بھی شخص شروع میں ہی بُرانہیں ہوجاتا۔وہ آہستہ آہستہ اِس میں آگے بڑھتاہے پھربڑی بڑی بُرائیاں اپنالیتاہے اور بالآخرانتہائی بُراشخص بن جاتاہے۔جب الیشع نے حزائیل کوبتایاکہ ایک دِن وہ اسرائیل کے ساتھ انتہائی بُراسلوک کرے گا تو وہ حیران ہوکرکہنےلگا،''تیرے خادم کی جو کتے کے برابرہے حقیقت ہی کیاہے جو وہ ایسی بڑی بات کرے؟'' (2-سلاطین 13:8)لیکن اُس نے اپنے دِل میں گناہ کوجڑ پکڑنے دی اور بالآخروہ تمام بُرائی کی جواُسے بتائی گئی تھی۔اَے نوجوانو! گناہ کوشروع میں ہی دبادیجیئے اس کے خلاف ڈٹ کردُعااورروزہ سے کھڑے ہوجایئے۔اُس سے کسی قسم کاسمجھوتہ ہرگزنہ کیجئے۔

اُسے دِل میں چُھپنے کی ہرگز جگہ نہ دیں۔ایک پرانی کہاوت ہے کہ''تمام برائیوں کی جڑایک ذراسالالچ ہے۔''سوئی کی نوک بہت معمولی سی ہوتی ہے مگراپنے پیچھے بہت سادھاگہ لےکرپھرسکتی ہے۔رسول کے وہ الفاظ ہمیشہ یادرکھیئے کہ ''تھوڑاساخمیرسارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیرکردیتاہے'' (1- کرنتھیوں6:5)بہت سے نوجوان میری اس بات کی تصدیق کرسکتے ہیں کہ کسطرح اُنہوں نےتھوڑی تھوڑی باتوں میں بے ایمانی،جھوٹ اور بری عادت شروع کی اور پھروہ عادات بڑھتے بڑھتے اُن کے کردارکاحصہ بنتی گئیں اوراُن کی زندگی خراب ہوگئی۔ایسا اس لئے ہواکیوں کہ اُنہوں نے اپنی زندگی میں گناہ کوموقع دیا۔انہوں نےضمیرکی دیوارمیں رخنہ رہنے دیااورعادات کو پختہ ہونے دیایہاں تک کہ تمام دیوارہی بالآخرزمین بوس ہوگئی۔کیونکہ لکھاہے'جو تھوڑے میں دیانت دارہے وہ بہت میں بھی دیانت دارہے'' (لوقا10:16)ہرعمارت چھوٹے پتھروں،یااینٹوں سے بنی ہوتی ہے۔اُن میں پہلا پتھربھی اتناہی اہم ہے جتنا کہ ہرایک پتھر۔دنیاکسی بھی گناہ یابرے رواج کوکوئی بھی نام دے وہ گناہ ہے اور خدا کی نظرمیں نفرتی ہے۔تمام بُری عادات چھوٹی بری باتوں سے ہی پروان چڑھتی ہیں اور بالآخربُرےنتائج کاباعث بنتی ہیں۔کلہاڑی کاایک چھوٹا سادستہ بنانے کے لئے پورے درخت کوکاٹ دیاجاتاہے، یعنی ذراسی برائی پوری زندگی کو برباد کرسکتی ہے۔ولیم بریج

کہتے ہیں کہ ''ہم سمجھتے ہیں کہ ہم خدا کو بآسانی دھوکہ دے سکتے ہیں کیونکہ ہم بھول جاتے ہیں وہ لامحدود ہے یعنی ہر جگہ موجود ہے۔'' عمارت کی چھت سے نیچے اُترنے کے دو طریقے ہیں، ایک قدم، بہ قدم سیڑھیوں سے اُترنا اور دُوسرا چھت سے چھلانگ لگا کر۔ آنا نیچے ہی ہے۔ اِسی طرح لوگ یعنی جہنم کی طرف ہیں کچھ چھلانگ لگا کر اور کچھ قدم بہ قدم بہت دیکھ بھال کر اُس کی طرح جا رہے ہیں۔۔۔اور زیادہ لوگ چھوٹے چھوٹے گناہ کرکے ہی جہنم کی طرف جا رہے ہیں جرمی ٹیلر اس بات کو بہت عمدگی سے یوں بیان کرتے ہیں کہ '' گناہ پہلے نوجوانوں کو چونکا دیتا ہے پھر یہ اُن کو خوش کرتا، پھر آسان ہو جاتا، پھر نعمت بخش ہو جاتا، پھر بار بار ہونے لگتا، پھر عادت بن جاتا، پھر تصدیق شُدہ نشان یا پہچان بن جاتا، پھر وہ جوان گناہ کے سامنے بے چارہ بن کر رہ جاتا ہے، پھر وہ گناہ اُس کی زندگی کو اپنے بس میں کر لیتا اور پھر وہ جوان توبہ نہ کرنے کا پختہ تہیہ کر لیتا ہے اور آخر کار ملعون بن جاتا ہے۔'' اِس لئے اَے جوانو! ایسی حالت تک پہنچنے سے پہلے جو اُصول میں نے آپ کو بتایا ہے اُس کو اپنا لیں یعنی ہر گناہ سے ناطہ توڑ لیں۔

گناہ کے ہر موقع سے بھی بھاگیں

بشپ ہال نے بہت خوب کہا، بُرائی اور گناہ سے وہی شخص محفوظ رہتا ہے جو اُس کے مواقع سے بھاگتے ہیں۔ اس لئے صرف یہ کافی نہیں کہ ہم نے ٹھان رکھا ہے کہ ہم گناہ نہیں کریں گے بلکہ یہ بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہم گناہ کے ہر موقع سے بھی بھاگیں۔ اَب یہ جانچنا آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنا وقت آپ کیسے گزارتے ہیں، کیسی کتابیں پڑھی ہیں، کِن خاندانوں میں آپ گئے ہیں، کیسے محلے میں آپ رہتے ہیں۔ کبھی بھی یہ مت کہیں کہ یہ بات تو اِتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ ایک اور اہم بات یاد رکھیئے کہ سُستی اور کاہلی سے بچیں کیونکہ کچھ نہ کرنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ یہ بُرے خیالات اور تصورات کا موقع بن جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خالی دماغ شیطان کا گھر بن جاتا ہے۔ داؤد بھی اگر یروشلیم میں اپنے گھر کی چھت پر فارغ نہ ٹہل رہا ہوتا بلکہ اپنی فوج کے ساتھ جنگ میں گیا ہوتا تو بت سبع کو نہ دیکھتا، اور نہ ہی اوریاہ کو قتل کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیاوی تفریحات پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ کیونکہ زیادہ تر کلام خدا کے منافی ہیں اور ایمان سے بھرپور زِندگی کے برخلاف جنگ ہیں، یہ فطری نہیں بلکہ غیر فطری تفریح فراہم کرتی ہیں۔ یہ جسم کی خواہش، آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی مہیا کرتی ہیں۔ اس لئے ابدی زندگی اور آسمانی بادشاہی کا ایمان دھندلا کرتی ہیں۔ اِن کی وجہ سے اِنفرادی دُعا اور کلامِ مقدس کے مُطالعے اور خُدا سے رَفاقت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جو جوان اِن میں مگن ہوتا ہے وہ شیطان کو کھلا موقع فراہم کرتا ہے جیسے کہ خود دشمن کو اپنے علاقے میں دروازہ یا پھاٹک کھول کر بلا لینا۔ اُس

کو کبھی ایسی راہ فراہم نہ کریں، لوگ اگرچہ آپ کا مذاق بھی بنائیں تو بھی آپ اِس کو خاطر میں نہ لائیں۔ تیز دھار ہتھیاروں سے کھیلنا خطرناک ہوتا ہے، تو پھر اپنی غیرفانی جان کے ساتھ کھیل کھیلنا اِنتہائی خطرناک ہے۔ کھائی سے بچنا ہے تو پھر اُس سے دور رہیں، اَے جوان! آپ کے اِس طرح دُعا کرنے کا کیا فائدہ کہ ''ہمیں آزمائش میں نہ لا'' اور خود ہم بھاگ بھاگ کر آزمائش کی طرف جائیں، یا یہ کہ ہمیں ''برائی سے بچا'' اور خود برائی کرنے کی خواہش رکھیں تو کیا فائدہ ہوگا؟ یوسف کی مثال یاد رکھیں کہ اُس نے نہ صرف اپنی مالکن کی خواہش کے مطابق گناہ کے ہر عمل کے ہونے سے پہلے ہی ناطہ توڑا بلکہ وہاں سے بھاگ کر گناہ کے موقع سے بھی دور چلا گیا (پڑھیئے پیدائش 39:10)۔ سلیمان کی حکمت کو اپنا لیجیئے کہ ''بُرے آدمیوں کی راہ میں نہ جانا'' بلکہ ''شریروں کے راستہ میں نہ جانا اور اُس سے بچنا، اُس کے پاس سے نہ گزرنا، اُس سے مُڑ کر آگے بڑھ جانا۔'' (امثال 4:14-15)۔ اسی طرح صرف شراب نوشی نہیں کرنا بلکہ ''جب شراب لال لال ہو تو۔۔۔اُس پر نظر نہ کرنا'' (امثال 23:31) اسرائیل میں جو کوئی نذیر ہونے کا عہد کرتا تھا وہ نہ صرف مے سے پرہیز کرتا تھا بلکہ وہ انگوروں کو بھی کسی روپ میں ہرگز استعمال نہ کر سکتا تھا۔ اسی طرح پولس بھی رومیوں کے نام خط میں یہ لکھتا ہے کہ ''بدی سے نفرت رکھو'' (رومیوں 12:9) یعنی صرف بدی سے بچنا ہی نہیں بلکہ اس سے نفرت بھی رکھنا ہے۔ نوجوان تیمتھیس کو پولس نے یہ نصیحت کی کہ ''جوانی کی خواہشوں سے بھاگ'' (2-تیمتھیس 2:22) آہ! کتنی ضروری ہدایت ہے جس کو سن کر یا جان کر سمجھنا اور اس پر عمل کرنا کتنا ضروری ہے! کیونکہ جوان دینہ کے لئے سکم کے برے لوگوں کے ماحول کو جا کر دیکھنے کی کیا ضرورت تھی اور پھر اپنی عزت گنوانے کی کیا ضرورت تھی لُوط کو گناہگار علاقے صدوم کے پاس اپنا خیمہ لگانے اور آخرکار رسوائے اپنی زندگی کے سب کچھ گنوانے کی کیا ضرورت تھی؟ اِس لئے اَے جوانو! کبھی شیطان کو جو ہماری جانوں کا دُشمن ہے اپنے قریب نہ آنے دیں۔ آزمائش سے بھی ویسے ہی بھاگیں جیسے گناہ سے نفرت کرتے ہیں۔

خدا دیکھ رہا ہے کبھی مت بُھولیں

تیسری بات، یہ کبھی مت بھولیں کہ خُدا دیکھ رہا ہے۔ خُدا کی آنکھیں جو ہزار سُورج سے زیادہ روشن ہیں ذرا اِس کے بارے میں سوچیے۔ ہر گھر میں، ہر میدان میں، ہر کمرے میں، ہر جماعت میں، ہر دفتر میں، اکیلے میں ہجوم میں یعنی ہر جگہ خدا کی آنکھیں آپ کو دیکھ رہی ہیں۔ ''خداوند کی آنکھیں ہر جگہ ہیں اور نیکوں بدوں کی نِگران ہیں'' (امثال 15:3)

میرے عزیز جوانو! کوشش کرکے اِس سچائی کو یاد رکھیئے کہ آپ کا واسطہ تمام علم یعنی ظاہر اور باطن کا علم، حاضر اور غیب کا علم یعنی علیم وخبیر خدا سے پڑا ہے اور وہ ایسا خُدا ہے جو کبھی اُونگھتا اور سوتا نہیں۔ وہ ایسا خُدا ہے جو آپ کی سوچ اور خیالات کو دور سے ہی سمجھ لیتا ہے اور رات بھی اُس کے نزدیک دِن کی مانند روشن ہے۔آپ مُسرف بیٹے کی مانند باپ کے گھر کا سائبان چھوڑ کر دُور دراز کے مُلک جا سکتے ہیں اور سوچ سکتے ہیں کہ کوئی آپ کو نہیں دیکھ رہا، مگر خُدا کی آنکھیں وہاں پہلے سے آپ دیکھ رہی ہیں اور اُس کے کان آپ کی باتیں پہلے سے سُن رہے ہیں۔آپ اپنے والدین، بہن بھائیوں، مالکوں، دوستوں، اور اِردگرد کے لوگوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں، سامنے کچھ اور پیچھے کچھ اور کہہ سکتے ہیں مگر خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ وہ آپ کو اندر سے جانتا ہے، وہ آپ کے سوچنے سے پہلے آپ کی سوچوں کو جانتا ہے۔آپ کے تمام پوشیدہ گناہ اُس کے چہرے کے نُور میں روشن ہیں اور ایک دِن وہ اِن کو ظاہر کر دے گا جب تک کہ آپ اِس کا خیال ابھی نہیں کریں گے اور بُرائیوں سے نفرت کرنا شروع نہیں کریں گے۔ کِتنا کم اِن باتوں کا خیال کیا جاتا ہے کہ بہت سے کام جو کیے جاتے ہیں اگر کوئی دیکھ رہا ہوتو پھر وہ بہت سے کام ہرگز نہ کیے جائیں۔ بہت سے ایسے خیالات ہیں جو آپ سوچتے ہیں لیکن اگر اُن کو سامنے لایا جائے تو آپ ہرگز نہ سوچیں۔ کیونکہ تخیل کی پرواز نہ جانے کہاں کہاں پہنچ جاتی ہے اور اگر اُس کو سامنے لایا جائے تو بہت سے افراد شرمندہ ہوکر ایسا کبھی نہ سوچیں گے۔ اس لئے گناہ چاہے جتنا بھی دلفریب ہو، خوش نما لگے، فائدہ مند نظر آئے، آسان ہو، قریب ہو، پوشیدہ بھی ہوتو بھی اُس سے نفرت رکھتے ہوئے دور بھاگیں۔ یا گناہ چاہے بدنما نہ لگے، نقصان پہنچانے والا نہ لگے، مشکل نہ لگے، ظاہر نہ ہو رہا ہو تو بھی اُس سے شدید نفرت رکھیں اور اُس سے دُور بھاگیں۔ اُس کے لئے دِل و دماغ کے سب دروازے بند کر دیں۔ کیونکہ یہ سب بے پناہ تباہ کن ہے کیونکہ یہ آپ کی زندگی کا معاملہ ہے اور خدا جو ہر جگہ موجود ہے وہ آپ کی سب سوچوں اور کاموں کا گواہ یعنی شاہد ہے۔ آپ اُس کو دیکھنے اور سُننے سے روک نہیں سکتے۔ کیونکہ "جِس سے ہم کو کام ہے اُس کی کی نظروں میں سب چیزیں کھلی اور بے پردہ ہیں"۔ (عبرانیوں 13:4) یوسف کو کوئی انسانی آنکھ دیکھ نہیں رہی تھی مگر وہ ان دیکھے خدا کو گو یا دیکھ رہا تھا، اُس نے کہا۔۔۔ "میں کیوں ایسی بڑی بدی کروں اور خُدا کا گنہگار بنوں؟" (پیدائیش 9:39) اِس لئے عزیز جوانو! میں آپ سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ زبور 139 روز پڑھیئے اور یاد کرلیں۔ خدا کی نظر میں رہتے ہوئے زندگی گزاریں حنوک نے ایسا کیا تو اُس کی حضوری میں پہنچا دیا گیا۔ ابرہام نے ایسا کیا اور خدا کے وعدے کا حقدار ہوا۔ اس لئے خدا کو پسند نہ آنے والا کام نہ کریں، ایسی بات نہ بولیں، ایسا کچھ نہ لکھیں ایسی جگہ بھی نہ جائیں، نہ ایسا کچھ پڑھیں جو خدا کو پسند نہ آئے۔ اَے میرے عزیز جوانو! آپ کس طرح سے ایسی پاکیزہ زندگی بسر کریں گے؟

صبر برکت کا باعث ہے

(Perseverance Brings Blessings)

"تم نے ایوب کے صبر کا حال تو سُنا ہی ہے" اِس بات کو سمجھنے کے لئے آیئے اس حوالے پر غور کرتے ہیں۔ جس میں لکھا ہے "دیکھو ہم صبر کرنے والوں کو مبارک کہتے ہیں تم نے ایوب کے صبر کا حال تو سُنا ہی ہے اور خداوند کی طرف سے جو اِس کا انجام ہوا اُسے بھی معلوم کرلیا جس سے خُداوند کا بہت ترس اور رَحم ظاہر ہوتا ہے" (یعقوب 11:5) گزشتہ شمارے میں ہم نے ایوب کی زندگی میں دکھ اور تکالیف کے حوالے سے دو سچائیوں کو جانا تھا۔ پہلی سچائی یہ تھی کہ خداوند قادرِ مُطلق ہے اور اپنے لوگوں کے سب حالات سے اچھی طرح واقف ہے چاہے ہمیں پتہ چلے یا نہ چلے۔ دوسری سچائی یہ تھی کہ خداوند اپنے لوگوں کی مصیبت میں بھی اُن کو برکت دیتا ہے۔ ایوب کی کتاب سے واضح ہے کہ خدا ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں سے واقف ہے اور اُنہیں ہماری بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے، چاہے ہم دُکھوں سے گزر رہے ہوں یا خوشیاں منا رہے ہوں۔ کیونکہ وہ ہمارے ساتھ رشتے کو مزید مضبوط اور گہرا کرتا چلا جاتا ہے ایوب کی صورتحال میں خداوند کا مقصد صاف نظر آتا ہے کہ وہ ایوب کو اپنی قدرت، حشمت اور محبت کو مزید اور گہرائی سے تجربہ دینے کے لئے تیار کر رہا تھا۔ کیونکہ خداوند ایوب کے ماضی سے واقف تھا اور ایوب کی زندگی اور دل میں اپنی محبت اور قدرت کے بارے میں پیمانے سے بھی واقف تھا اِس لئے اُس کی زندگی میں یہ سب کچھ آنے دیا کیونکہ خداوند جانتا تھا کہ ایوب کی مصیبت کا انجام کیا ہونے جا رہا ہے۔ اِس لئے ایوب کی زندگی میں آنے والے تمام مسائل جو اِنتہائی خوفناک تھے اور لگتا تھا کہ کتنی بے انصافی ہوئی ہے لیکن وہی مسائل اُس کی زندگی میں عظیم ترین رُوحانی برکت کا باعث بنے جس کے بارے میں شاید اُس نے کبھی سوچا بھی نہ ہو جب اُس کے وسائل اور خوشیاں حتیٰ کہ اُس کی زندگی بھی ختم ہونے والی ہوگئی تب اُس نے خداوند کے ترس، رَحم قدرت، شفقت اور محبت وحضوری مزید گہرے طور پر تجربہ کیا جسے وہ جانتا بھی نہ تھا۔ ممکن ہے کہ آپ بھی سمجھ نہ آنے والے مسائل کا شکار ہوں۔ اور شاید آپ خداوند پر سوالات اُٹھا رہے ہوں تو پھر آپ اِس سے حوصلہ پائیں کہ خداوند ایوب کی طرح آپ کو اپنے گہرے مکاشفہ یعنی اپنی نزدیکی اور قربت عطا کرنے کے لئے تیار کر رہا ہے۔ جب آپ اپنے وسائل کے محدود ہونے کو محسوس کرنے لگتے اور اپنے حالات کے بارے میں مان لیتے ہیں کہ وہ آپ کے بس سے باہر ہیں تو پھر آپ کا دِل خداوند سے عظیم خوشیاں اور برکات پانے کے لئے بہتر طور پر تیار ہو جاتا ہے کیونکہ لکھا ہے کہ "خدا ہماری طرف ہے" (رومیوں 31:8) اور اُس نے خود یہ

فرمایا ہے،"میں تمہارے حق میں اپنے خیالات کوجانتاہوں---یعنی سلامتی کے خیالات- برائی کے نہیں تا کہ میں تُم کو نیک اُنجام کی اُمید بخشوں" (یرمیاہ11:29) اس لئے اب آپ اپنے دُکھوں اور مصائب کومختلف نظر سے دیکھنا شروع کریں کیونکہ خداوند خدا آپ کی طرف ہے اور وہ آپ کی ترقی وسلامتی چاہتا ہے۔اب دکھوں اور مشکلات کے لئے آپ کا ردِعمل کیسا ہوگا؟

صبر کے لئے پُکار

یعقوب نے خط لکھتے ہوئے ایوب کے صبر پرخصوصی توجہ دی ہے؛"دیکھو ہم صبر کرنے والوں کو مبارک کہتے ہیں تم نے ایوب کے صبر کا حال تو سُنا ہی ہے-" (یعقوب11:5)صبر کرنا، خدا کے لوگوں کا ایک خاص وصف ہے اوراس سے مُراد دکھوں اور مصیبتوں میں ثابت قدمی سے قائم رہتے ہوئے ان کا سامان کرنا اور خداوند پر پختگی سے ایمان رکھتے ہُوئے حالات پر غالب آنا۔ایوب کواگرچہ علم نہیں تھا کہ وہ دُکھ کیوں سہہ رہا ہے اوراُسے لگا کہ شاید خداوند نے بھی اُسے چھوڑ دیا ہے لیکن اُس نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑااورثابت قدمی سے قائم رہااور اِستقامت سے برداشت کرتا رہا۔اور بالآخر خداوند نے بھی اُسے وہ برکات عطا کیں جن کا شاید وہ تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔ کیونکہ"خداوندنے ایوب کے آخری ایام میں اِبتدا کی نسبت زیادہ برکت بخشی-" خداوند نے اُس سے کلام کیااوراُس پر اپنی تخلیق کے لئے اپنی فکراور محبت کو ظاہر کیا کہ خدا نہ صرف اپنی تمام مخلوقات کی فکر کرتا ہے بلکہ وہ ایوب کی بھی بے حد فکر کرتا ہے اور ہر پل اُس سے پیار کرتا ہے۔ پڑھیئے (ایوب 11:42)خدا نے اُس پر ظاہر کیا کہ اُس کی تکالیف بے کار نہیں جائیں گی بلکہ وہ ایک بڑا اور عُمدہ مقصد پورا کر رہی ہیں۔اُس نے یہ بڑی تکلیفیں برداشت کیں اور خداوند نے بھی اُسے عظیم برکات سے نوازا۔ بائبل مقدس واضح کرتی ہے کہ خداوند کے لوگ ہوتے ہوئے مشکلات، آزمائشیں، ایذارسانی اور تکلیفیں ہم پر آسکتی ہیں۔ پڑھیئے (یُوحنا15:18-20;16:33؛ رومیوں 8 : 17-18؛ 2- کرنتھیوں 1 : 5؛ 1- تھسلنیکیوں3:3-4؛1- پطرس4:-12-13)

اِن حوالہ جات کی روشنی میں ہمیں بار بار صبر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم"مصیبت میں صابر،'ہوں(رومیوں12:12)؛اور"اُس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے'(عبرانیوں2:12)اور"صبر کے کلام پر عمل کریں"(مُکاشفہ10:30)اور"آخرتک برداشت" کریں (متی22:10)۔اِس لئے ہم

’’صبر کے طالب‘‘ ہوں(1- تیمتھیس 11:6)؛ اور’’صبر بھی صحیح ہو‘‘(ططس 2:2)، اور اِس بات سے شادمان ہوں کہ ہمارے’’ایمان کی آزمائش صبر کرتی ہے‘‘(یعقوب 1:2-4)

صبر کرنے کی برکات

خداوند نے نہ صرف ہمیں صبر کرنے کی تلقین کی ہے بلکہ ایسا کرنے پرہمیں بہت برکت دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ اِس لئے خداوند سے برکات حاصل کرنے کی بڑی کنجی صبر کرنا ہے۔جیسا یعقوب نے لکھا ہے،’’۔۔۔ہم صبر کرنے والوں کومبارک کہتے ہیں۔‘‘اِس لئے خداوند پر یقین رکھتے ہُوئے صبر کریں تو یقیناً آپ برکات ہی برکات حاصل کریں گے۔ یہاں صبر کرنے کے نتیجے میں حاصل ہونے والی برکات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: صبر کرنے سے حکمت ودانائی، اعلیٰ کرداراور عمدہ پھل حاصل ہوتا ہے۔ ’’جو دُکھ سہتے ہو وہ تمہاری تربیت کے لئے ۔۔۔خدا ہمارے فائدہ کے لئے تنبیہ کرتاہے تاکہ ہم اُس کی پاکیزگی میں شامل ہوجائیں۔ اور بالفعل ہرقسم کی تنبیہ خوشی کا نہیں بلکہ غم کا باعث معلوم ہوتی ہے مگرجواُس کو سہتے سہتے پختہ ہوگئے ہیں اُن کو بعد میں چین کے ساتھ راستبازی کا پھل بخشتی ہے‘‘ (عبرانیوں 12:7-11)اگرچہ تنبیہ بعض اوقات تکلیف دہ معلوم ہوتی ہے مگر جو پھل اِس دوران صبر کرنے سے حاصل ہوتا ہے وہ بیش قیمتی ہوتا ہے۔ ایوب کے معاملے میں،صبر کرنے پراُسے خدا سے ملاقات کا وہ تجربہ حاصل ہوا جس کا تجربہ اُسے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا اور اُس میں بے حد حلیمی اور فروتنی بھی پیدا ہوگئی۔ جب ہمارے ایمان کی آزمائش ہم میں صبر پیدا کرتی ہے تو ہمیں شادمان ہونا چاہیے کیونکہ جب وہ اپنا کام مکمل کر چکتی ہے تو ہم، ’’پورے اور کامل ہوجاتے ہیں اور ہم میں کسی بات کی کمی نہیں رہتی‘‘ (یعقوب 1:2-4)ہمارے خداوند یسوع نے سکھایا کہ، ’’صبر کرنے کے وسیلے ہی ہم رُوحانی پھل حاصل کرتے ہیں‘‘ (لُوقا 8:15)پولس رسول نے بھی یاددہانی کرائی کہ صبر کرنے سے کردار میں پختگی پیدا ہوتی ہے اورپختگی سے اُمید پیدا ہوتی ہے، پڑھیئے (رومیوں 5:3-4)۔ پطرس رسول نے بھی صبر کرنے کے بارے زور دیتے ہوئے کہا:’’تُم اپنی طرف سے کمال کوشش کرکے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت اور معرفت پرپرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبرپر دین داری اور دین داری پربرادرانہ اُلفت اوربرادرانہ اُلفت پرمحبت بڑھائو‘‘(2- پطرس 1:5-7) ۔۔جاری ہے۔۔